روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 6 مئی 2006ء 7 ربیع الثانی 1427 ہجری 6 ہجرت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 97

کبریائی کی چادر

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

دو جنتیں اپنے برتنوں اور سارے سامان کے ساتھ سونے کی ہوں گی۔ اور دو جنتیں اپنے برتنوں اور مافیہا کے ساتھ چاندی کی ہوں گی۔ اور لوگوں اور خدا کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی سوائے کبریائی کی چادر کے جو خدا کے چہرے پر ہوگی۔

(صحیح مسلم کتاب الایمان باب اثبات رویة المومنین حدیث نمبر:265)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

احسان کی خوبیاں اللہ تعالیٰ میں بہت ہیں جن میں سے چار بطور اصل الاصول ہیں۔ اور ان کی ترتیب طبعی کے لحاظ سے پہلی خوبی وہ ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں رب العالمین کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری وساری ہے۔ یعنی عالم سماوی اور عالم ارضی اور عالم اجسام اور عالم ارواح اور عالم جواہر اور عالم اعراض اور عالم حیوانات اور عالم نباتات اور عالم جمادات اور دوسرے تمام قسم کے عالم اس کی ربوبیت سے پرورش پا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ خود انسان پر ابتداء نطفہ ہونے کی حالت سے یا اس سے پہلے بھی جو جو عالم موت تک یا دوسری زندگی کے زمانہ تک آتے ہیں وہ سب چشمہ ربوبیت سے فیض یافتہ ہیں۔ پس ربوبیت الٰہی بوجہ اس کے کہ تمام ارواح و اجسام و حیوانات و نباتات و جمادات وغیرہ پر مشتمل ہے فیضان اعم سے موسوم ہے کیونکہ ہر ایک موجود اس سے فیض پاتا ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہر ایک چیز وجود پذیر ہے ہاں البتہ ربوبیت الٰہی اگرچہ ہر ایک موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی ہے لیکن بحیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اس کا انسان کو پہنچتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تمام مخلوقات سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا ہے کہ تمہارا خدا رب العالمین ہے تا انسان کی امید زیادہ ہو اور یقین کرے کہ ہمارے فائدہ کے لئے خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔ دوسری خوبی خدا تعالیٰ کی جو دوسرے درجہ کا احسان ہے جس کو فیضانِ عام سے موسوم کر سکتے ہیں رحمانیت ہے جس کو سورۂ فاتحہ میں الرحمٰن کے فقرہ میں بیان کیا گیا ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح کی رو سے خدا تعالیٰ کا نام رحمٰن اس وجہ سے ہے کہ اس نے ہر ایک جاندار کو جن میں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت اور سیرت بخشی یعنی جس طرز کی زندگی اس کے لئے ارادہ کی گئی اس زندگی کے مناسب حال جن قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جس قسم کی بناوٹ جسم اور اعضاء کی حاجت تھی وہ سب اس کو عطا کئے اور پھر اس کی بقا کے لئے جن جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ اس کے لئے مہیا کیں۔ پرندوں کے لئے پرندوں کے مناسب حال اور چرندوں کے لئے چرندوں کے مناسب حال اور انسان کے لئے انسان کے مناسب حال طاقتیں عنایت کیں اور صرف یہی نہیں بلکہ ان چیزوں کے وجود سے ہزارہا برس پہلے بوجہ اپنی صفت رحمانیت کے اجرام سماوی وارضی کو پیدا کیا تا وہ ان چیزوں کے وجود کی محافظ ہوں۔ پس اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ خدا تعالیٰ کی رحمانیت میں کسی کے عمل کا دخل نہیں بلکہ وہ رحمت محض ہے جس کی بنیاد ان چیزوں کے وجود سے پہلے ڈالی گئی۔ ہاں انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمانیت سے سب سے زیادہ حصہ ہے کیونکہ ہر ایک چیز اس کی کامیابی کے لئے قربان ہو رہی ہے اس لئے انسان کو یاد دلایا گیا کہ تمہارا خدا رحمٰن ہے۔

(ایام الصلح- روحانی خزائن جلد 14 ص 248)

حضور انور کا خطبہ جمعہ

ٹوکیو (جاپان) سے براہ راست

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مورخہ **12** مئی **2006**ء ٹوکیو جاپان سے ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا جائے گا۔ براہ راست نشریات کا آغاز پاکستانی وقت کے مطابق **8:15** صبح ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(نظارت اشاعت)

مریم شادی فنڈ

حضرت امام جماعت رابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

مشعل راہ

رضا بالقضاء کا اعلیٰ نمونہ

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

گزشتہ جنگ عظیم میں ایک جرمن بڑھیا کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اس کے سات بچے تھے اور اس نے ساتوں کے ساتوں بچے ملک کی خدمت کے لئے میدان جنگ میں بھیج دیئے۔ ادھر وہ سارے کے سارے مارے گئے۔ جب اس کا آخری بچہ بھی مارا گیا تو گورنمنٹ کی طرف سے وزیر کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس بڑھیا سے خود اظہار ہمدردی کرے۔ جب اسے بلا کر بتایا گیا کہ اس کا آخری بیٹا بھی جنگ میں مارا گیا ہے تو ایک طرف غم کے مارے اس کی کمر جھکی چلی جا رہی تھی۔ اور دوسری طرف اس خیال سے کہ اس کا بیٹا ملک کی خدمت کرتے ہوئے مارا گیا ہے اس نے کوشش کر کے اپنی کمر سیدھی کی اور پھر اپنے چہرہ کو خوش بناتے ہوئے قہقہہ لگایا اور کہا۔ کیا ہوا اگر میرا بچہ مارا گیا ہے وہ ملک اور قوم کی خاطر مارا گیا ہے۔

اگر ایک عورت، کافر عورت، ایسی قوم کی عورت جو توحید کے علم سے ناواقف تھی جو خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار سے ناواقف تھی۔ ملک کی خاطر اپنے ساتوں بیٹے قربان کر سکتی ہے اور پھر اپنے آخری بچہ کی وفات پر اپنی کمر کو سیدھا کرتے اور اپنے چہرہ پر خوشی کے آثار کرتے ہوئے قہقہہ لگا کر کہتی ہے کہ کیا ہوا اگر میرا بیٹا مارا گیا ہے۔ وہ قوم اور ملک کی خدمت کرتا ہوا مارا گیا ہے تو ایک زندہ قوم۔ ایک موحد قوم۔ ایک خدا سے تعلق رکھنے والی قوم اور رات اور دن خدا تعالیٰ کے معجزات اور نشانات دیکھنے والی قوم کو کس طرح خوشی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مصائب برداشت کرنے چاہئیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان رکھتی ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ ہر مصیبت پر رضا بالقضا کا اعلیٰ نمونہ دکھائے۔ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ڈال دے۔ اور اس کے لئے مرنا خندہ پیشانی سے قبول کرے۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو دنیا کی کوئی طاقت اسے ہلاک نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ جو لوگ خدا کے لئے مرتے ہیں انہیں کوئی شخص مار نہیں سکتا وہ ایک تنومند درخت کی طرح دنیا میں بڑھتے اور پھیلتے اور پھولتے ہیں جس کی جڑیں ایک طرف زمین کی پاتال تک چلی جاتی ہیں اور دوسری طرف اس کی شاخیں آسمان تک پھیل جاتی ہیں۔

(خطبات محمود جلد دوم ص 304)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

شادی کی تقریب سعید

مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بھتیجی مکرمہ ندرت سلطانہ سالک صاحبہ بنت مکرم امین اللہ خان سالک صاحب ورجینیا امریکہ کی شادی مکرم صاحبزادہ احمد ولید خان صاحب ابن محترم میجر (ر) صاحبزادہ مشتاق احمد صاحب آف حیات آباد پشاور کے ساتھ مورخہ 14 اپریل 2006ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ دفاتر تحریک جدید کے سبزہ زار میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نکاح کا اعلان کیا اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کرائی۔ مورخہ 17 اپریل 2006ء کو حیات آباد پشاور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دلہن مکرم و محترم عبدالمجید خان صاحب آف ویرووال کی پوتی اور محترمہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم میاں غلام احمد صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ مورخہ 21 اپریل 2006ء کو بقضاء الٰہی اسلام آباد میں وفات پا گئی ہیں۔ بوقت وفات مرحومہ کی عمر 76 سال تھی۔ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی تدفین 22 اپریل کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی کی گئی۔ ان کے پسماندگان میں سات بیٹے ہیں۔ بوقت وفات چھ بیٹے امریکہ میں اور ایک بیٹا اسلام آباد میں ہے۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے جماعت اور خلافت سے بہت وفا رکھنے والی، نیک سیرت، مہمان نواز، بچوں سے بہت پیار کرنے والی، غریب پرور، دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والی، دعا گو اور صبر کرنے والی تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے لئے اور پسماندگان کے لئے دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

مکرم میجر عارف شاہد صاحب لاہور کینٹ سے تحریر کرتے ہیں کہ ان کے بیٹے مکرم عاطف سعود شاہد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور رحم سے یکم جنوری 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ذیشان شاہد عطا کیا ہے۔ بچہ وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم ملک غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور کا نواسہ ہے اور میجر مسعود شاہد شہید آف سیالکوٹ کی نسل سے ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو دین و دنیا کے لئے مفید وجود بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم شمیم احمد قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم رشید احمد اظہر صاحب)

مکرم شمیم احمد قریشی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم رشید احمد اظہر صاحب ولد مکرم محمد علی صاحب آف راولپنڈی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر 20/16 برقبہ 10 مرلے واقع دارالیمن ربوہ منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم شمیم احمد قریشی صاحب پسر

2۔ مکرم نصیر احمد اظہر صاحب پسر

3۔ مکرم مظفر احمد صاحب پسر

4۔ مکرمہ زبیدہ تنویر صاحبہ دختر

5۔ مکرمہ امۃ الرحمان صاحبہ دختر

ورثاء مکرمہ امۃ العزیز طاہرہ صاحبہ دختر مکرم رشید احمد اظہر صاحب

6۔ مکرم رشید احمد سنوری صاحب خاوند مکرمہ امۃ العزیز طاہرہ صاحبہ

7۔ مکرم وحید احمد صاحب۔ 8۔ مکرم نوید احمد صاحب۔ 9۔ مکرم ندیم احمد صاحب۔ 10۔ مکرم مجید احمد صاحب پسران۔ 11۔ مکرمہ انیلہ رشید صاحبہ۔ 12۔ مکرمہ نبیلہ رشید صاحبہ۔ 13۔ مکرمہ راحیلہ رشید صاحبہ۔ 14۔ مکرمہ سمیرا شمیم صاحبہ دختران۔

ورثاء مکرمہ امۃ القدیر زاہدہ صاحبہ دختر

15۔ مکرم ناصر محمود ملک صاحب۔ 16۔ مکرم خالد محمود صاحب۔ 17۔ مکرم طیب محمود صاحب۔ 18۔ مکرم محمد محمود ملک صاحب پسران۔ 19۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ دختر۔

ورثاء مکرمہ امۃ الرحیم صاحبہ دختر مکرم رشید احمد اظہر صاحب

20۔ مکرم نبیل اظہر صاحب۔ 21۔ مکرم عدیل اظہر صاحب۔ پسران

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ آسٹریلیا

کلاس واقفات نو۔ مختلف مجالس عاملہ کو ہدایات اور تقریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

18 اپریل 2006ء

صبح سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الھدیٰ تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

کلاس واقفات نو

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت الھدیٰ تشریف لائے جہاں واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

کلاس کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عائشہ مسعود نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ عاطفہ محمود اور انگریزی ترجمہ عزیزہ طوبیٰ آمنہ خان نے پیش کیا۔ اس کے بعد پروگرام میں منتظمین نے ترانہ ''.....اھلاً وسھلاً و مرحبا'' رکھا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پہلے ہونی چاہئے اور باقی چیزیں بعد میں۔ چنانچہ عزیزہ Omina سعید نے حدیث مبارکہ پیش کی۔ حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کیا یہ حدیث ابھی یاد کی ہے یا اس کے معانی اور مطلب کا آپ کو علم ہے۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے ترانہ پیش کیا جس کے بعد عزیزہ مریم صدیقہ نے اردو زبان میں ''نماز اور اس کی اہمیت'' کے عنوان پر اور عزیزہ فوزیہ نگار نے اردو زبان میں ''سیرت حضرت محمد ﷺ آپ کا انداز گفتگو'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ صبا اسلام اور ھبۃ الشافی نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

ع

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

سے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد اردو زبان میں ''ہمارا خدا'' کے عنوان پر عزیزہ فوزیہ الماس احمد نے اور ''ظہور امام مہدی'' کے موضوع پر عزیزہ نائلہ احمد نے تقاریر کیں۔

بعد ازاں عزیزہ غزالہ سحر نے اپنے گروپ کے ساتھ حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام

ع

ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ

ترنم کے ساتھ پیش کیا۔ جس کے بعد اردو زبان میں عزیزہ Rana مسعود نے ''دین حق امن کی تعلیم دیتا ہے'' کے عنوان پر تقریر کی اور عزیزہ منزہ منیر نے دین حق میں عورت کا مقام کے موضوع پر تقریر کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ بہت مختصر تقریر کی ہے۔

اس کے بعد انگریزی زبان میں "Sydney Harbour Bridge & Opera House" کے عنوان پر عزیزہ سارہ احمد نے تقریر کی۔ بعد ازاں واقفات نو بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی زبان میں قصیدہ کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پڑھے۔ جس کے بعد عزیزہ Mashal امۃ المصور نے Adelaide شہر کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ نارمہ قدیر خان نے حضرت مسیح موعود کے موضوع پر اردو زبان میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزہ Nushna مظفر چانڈیو نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ حضور انور نے اس بچی سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ حدیث مبارکہ صرف زبانی یاد کی ہے یا اس کا مطلب اور معانی بھی آتے ہیں۔

اس کے بعد عزیزہ Asma منظور، عافیہ ابڑو اور عزیزہ مریم احمد نے مل کر کورس کی شکل میں حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا منظوم کلام

ع

بدرگاہ ذی شان خیر الانام

پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ فائزہ نے Melbourne شہر کا تعارف کروایا۔ پروگرام کے آخر پر عزیزہ سائرہ ارشد نے کھانے کے آداب کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔

حضور انور نے تقریر کرنے والی ایک بچی سے دریافت فرمایا کہ جب تم آسٹریلیا آئی تھی تو تمہاری عمر کیا تھی۔ جس پر بچی نے بتایا دو سال تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی وجہ ہے کہ تمہارا Accent (الفاظ کی ادائیگی) اس طرح کا ہے کہ اسے پوری طرح سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

شہروں کے تعارف پر حضور انور نے فرمایا کہ سکرین پر Presentations ہونی چاہئے تھی۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ یہ کلاس گیارہ بجے تک جاری رہی۔

کلاس ناصرات الاحمدیہ

اس کے بعد پروگرام کے مطابق ان بچیوں کی علیحدہ کلاس منعقد ہوئی جو واقفات نو بچیاں نہیں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا چھوٹی بچیاں آگے بیٹھیں اور بڑی بچیاں پیچھے بیٹھیں۔ اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ عنیبہ منیر نے کی جس کا اردو ترجمہ عزیزہ فائزہ ناصر نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ماہم شمس نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی جس کے بعد عزیزہ نداء سرفراز نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

ع

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد عافیہ ارم نے Welcome Address پیش کیا جس کے بعد عزیزہ بارعہ رحمان نے حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب سے ایک اقتباس پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی مبشر اولاد کے بارہ میں ایک پروگرام پیش کیا گیا۔ اس پروگرام (Presentation) کا تعارف عزیزہ سدرہ مشتاق نے کروایا۔ جس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ تعارف پوری طرح معلومات پر مشتمل نہیں تھا۔

بعد ازاں عزیزہ حنا محمود نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بارہ میں تعارفی مضمون پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ ماریہ خان نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اور عزیزہ مہ آراء تاثیر نے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی سیرت پر مشتمل اپنے مضامین پیش کئے۔

عزیزہ ہما تاج نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور عزیزہ ثمرہ ملک نے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے تعارف پر مشتمل اپنے مضامین پیش کئے۔

اس پروگرام کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ سے چند اشعار ترنم کے ساتھ پیش کئے۔ بعد ازاں عزیزہ Nirmal Rana نے ''آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں سے شفقت'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔

ایک بچی جو اپنا پروگرام پیش کرنے کے لئے سٹیج کی طرف آرہی تھی۔ حضور انور نے اس بچی سے اس کی عمر کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر بچی نے جواب دیا کہ 13 سال ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ تم جہاں بیٹھی ہوئی تھی وہیں جا کر اپنا پروگرام پیش کرو یا ایسی جگہ پر بیٹھو جو کیمرہ میں نہ آتی ہو۔

کلاس کے اس پروگرام کے آخر پر عزیزہ عالیہ شاہ نے ''ملک آسٹریلیا اور جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی تاریخ'' پیش کی۔ جس کے بعد عزیزہ روحی شریف نے ''New South Wales اور وہاں کی جماعت'' کی تاریخ پر مضمون پیش کیا۔ ''Queensland اور یہاں کی جماعت کی تاریخ'' پر عزیزہ اقرا سعید نے مضمون پیش کیا۔ جبکہ عزیزہ صباح بٹ نے ساؤتھ آسٹریلیا اور وہاں کی جماعت کے بارہ میں اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔

عزیزہ سارہ چوہدری نے جماعت Bundaberg کی تاریخ بیان کی اور عزیزہ ہدیٰ اعجاز اور عزیزہ نازش Bughio نے Victoria اور یہاں کی جماعت کے بارہ میں اپنا مضمون پیش کیا۔

کلاس کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو تحائف عطا فرمائے۔ کلاس کا پروگرام دوپہر بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ

آسٹریلیا کو ہدایات

اس کلاس کے اختتام پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے تمام شعبوں کا باری باری جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

معتمد صاحب نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کی آٹھ مجالس ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آٹھ مجالس کے ساتھ کام کرنے اور رابطہ وغیرہ کرنے میں دقت تو نہیں ہے۔ کیا آپ کا سب سے رابطہ صحیح ہے۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ سات مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجواتی ہیں۔ صرف ایک مجلس باقاعدہ نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس مجلس کو بھی ریگولر کریں اور اپنی رپورٹ ہر ماہ باقاعدگی سے مرکز کو بھی بھجوایا کریں۔

مہتمم تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب الوصیت خدام کے مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ سال میں خدام سے دو امتحان کیوں نہیں لیتے۔ آپ خدام سے دو امتحان لیں اور مزید کتب مطالعہ کے لئے رکھیں اور اس کے علاوہ آپ کا جو نصاب ہے، قرآن کریم کی دعائیں وغیرہ ان کو یاد کروانی ہیں وہ کرائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلافت جوبلی منصوبہ کے تعلق میں جو دعائیں ہیں وہ بھی سب کو یاد کروائیں۔ فرمایا ان کو اچھے طریق سے خوبصورت کارڈ کی شکل میں تیار کر کے اور گھروں میں دیں فرمایا یہ دعائیں بھی تمام خدام کو روزانہ پڑھنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب جو آپ کے نصاب کا حصہ ہیں اس کے علاوہ اپنے ریگولر نصاب کے لئے کتب مرکز سے منگوائیں اور خدام کو پڑھنے کے لئے دیں۔

مہتمم تجنید سے حضور انور نے خدام کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ اپنی مجالس کو کہیں کہ اچھی طرح جائزہ لے لیں کوئی خادم رہ نہ گیا ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بتایا گیا کہ صرف چھ خدام ایسے ہیں جو رابطہ نہیں کرتے اور جماعتی پروگراموں

میں بھی شامل نہیں ہوتے۔ حضور انور نے فرمایا آپ ان کو کہیں کہ ہم اجازت دیتے ہیں تم چندہ نہ دو لیکن تربیتی پروگراموں میں تو شامل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا جب شامل ہوں گے، نمازیں پڑھیں گے تو چندہ دینے کی عادت بھی پڑ جائے گی۔

نائب صدر صاحب نے بتایا کہ صدر مجلس جو کام ان کے سپرد کرتے ہیں وہ اس کو انجام دیتے ہیں۔ مہتمم تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ خدام کی مجموعی تعداد میں سے کتنے پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور کتنے ہیں جو باجماعت پڑھتے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ہر مجلس میں مرکز کے علاوہ بھی نماز سنٹر ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی جو خدام کمزور ہیں اور نمازوں پر نہیں آتے ان کمزوروں کو ساتھ لانے کے لئے مضبوط خدام ان کے ساتھ لگائیں۔ ایسے خدام ہوں جو ان کو نمازی بنانے والے ہوں۔ ایسے نہ ہوں کہ خود بھی ان کے ساتھ مل کر بے نمازی ہو جائیں۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جو MTA پر خطبہ سنتے ہیں۔ حضور انور نے جائزہ لینے کے بعد فرمایا جو خطبہ نہیں سنتے ان کے لئے پلان بنائیں۔ پھر حضور انور نے دریافت فرمایا۔ قرآن کریم پڑھنے والے خدام کی تعداد کیا ہے، جو تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ نہیں ہیں۔ ریگولر نہیں ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔ جو مہینہ میں پندرہ دن تلاوت کرنے والے ہیں ان کی تعداد کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو تلاوت نہیں کرتے وہ پندرہ دن تو کرنے والے ہوں۔ جب مہینہ میں پندرہ دن تلاوت کریں گے تو ان کو مستقل عادت پڑ جائے گی۔

حضور انور نے مہتمم تربیت سے دریافت فرمایا کہ آپ کا تربیتی پلان کیا ہے۔ بتایا گیا کہ دو تربیتی کلاسز اس سال منعقد ہو رہی ہیں اور یہ کوشش کر رہے ہیں کہ خدام وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔ حضور انور نے اب تک کی صورتحال کا جائزہ لیا اور فرمایا ابھی بہت کام ہونے والا ہے۔

حضور انور نے خدام کی مرکزی مجلس عاملہ میں سے بھی نماز باجماعت ادا کرنے والوں کا جائزہ لیا اور فرمایا جو عاملہ کا ممبر کم از کم ایک نماز باجماعت نہیں پڑھتا وہ دوسروں کو کیا کہے گا۔ حضور انور نے عاملہ کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ روزانہ تلاوت کرنے والے کتنے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ حضور انور نے فرمایا جو خدام دور ہٹے ہوئے ہیں ان کو ان کے دوستوں کے ذریعہ قریب لانے کی کوشش کریں۔

مہتمم اشاعت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام الاحمدیہ کا کوئی علیحدہ رسالہ ہے۔ فرمایا اپنا نیوز بلیٹن نکالیں۔ جس میں خدام کا پروگرام ہو، اعلانات ہوں، تعلیم و تربیت کے پروگرام ہوں۔ تربیتی کلاسز کے پروگرام ہوں۔ خواہ دو ورقہ ہی ہو آپ کا اپنا بلیٹن ہونا چاہئے۔ شائع کریں اور سب خدام کے گھر میں بھجوائیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اپنی عاملہ بنائی ہوئی ہے۔ اطفال کی تربیت کے لئے کیا پروگرام بنائے ہیں۔ مہتمم اطفال نے بتایا کہ بعض مجالس میں اتوار کو اطفال کی کلاسز ہوتی ہیں اور بعض مجالس میں جمعہ کے دن ہوتی ہیں۔ باقاعدہ سلیبس بنایا گیا ہے۔ نماز سادہ اور باترجمہ سکھائی جاتی ہے۔ حدیثیں اور قصیدہ حضرت مسیح موعود اور دین حق کی تاریخ وغیرہ سکھانے کا بھی پروگرام ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ مجالس سے رپورٹ لیتے رہا کریں۔ حضور انور نے اطفال کے بجٹ اور فی کس چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔ کلاسز میں اطفال کی حاضری کا بھی جائزہ لیا اور Active مجالس کو علم انعامی اور شیلڈ وغیرہ دینے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے چندہ تحریک جدید میں شامل خدام کی تعداد دریافت فرمائی اور خدام کی طرف سے تحریک جدید کے وعدہ کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کوشش کریں کہ باقی خدام بھی چندہ میں شامل ہوں۔ ہر ایک اپنے اپنے حالات کے مطابق دے کوئی کم یا کوئی زیادہ حضور انور نے فرمایا آپ دیکھ لیا کریں کہ حالات کے مطابق دے رہا ہے۔ پیار سے سمجھا دیا کریں۔

مہتمم امور طلبہ سے حضور انور نے فرمایا جو خدام فارغ ہو کر بیٹھے رہتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی کام وغیرہ دیکھیں۔ کہاں کہاں یہ کام کر سکتے ہیں۔ بعض لوگ پڑھ لکھ کر ایسی جاب کر رہے ہیں جو ان کے تعلیمی معیار اور قابلیت سے ہٹ کر ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کی تعلیم کے مطابق Job دیکھیں۔ اگر آپ کے پاس سب انفارمیشن ہوں تو آپ ان کو گائیڈ کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے ان خدام کے ریذیڈینشل سٹیٹس کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا جن کے پاس اس وقت جاب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا جن کا ابھی ریذیڈینشل سٹیٹس نہیں ہے وہ حکومت کے اداروں اور بعض دوسرے اداروں میں بھی لیگل طریق سے کام نہیں کر سکتے۔

مہتمم عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جمعہ کے دوران ہر جگہ اور ہر سنٹر میں خدام کی ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم صحت جسمانی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کھیلوں کے کیا پروگرام ہیں جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ بیت الذکر کے احاطہ میں گراؤنڈز تیار کی گئی ہیں۔ فٹ بال، کرکٹ اور والی بال وغیرہ کھیلتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ انفارمیشن ہونی چاہئیں کہ دوسری مجالس کے سنٹرز میں کتنے خدام کھیلنے کے لئے آتے ہیں اور کتنے خدام کلب میں جا کر کھیلتے ہیں۔

مہتمم مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چندہ مجلس کے بجٹ اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے فیصد ہیں جو کمانے والے ہیں۔ جو Job نہیں کرتے ان کو بھی حکومت کی طرف سے بینیفٹس ملتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جن خدام کے پاس ملازمت وغیرہ نہیں ہے اور ان کو کہیں سے کوئی رقم وغیرہ بھی نہیں ملتی ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالیں کہ وہ بھاگ جائیں۔

مہتمم مال نے بتایا کہ سوائے چھ سات خدام کے باقی سب چندہ دینے والے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ لوگ ٹیکس بچاتے ہیں۔ ٹیکس نہ بچائیں تو زیادہ برکت پڑ جائے گی۔ گورنمنٹ آپ کو اتنا دے رہی ہے تو جو گورنمنٹ کا حق ہے وہ آپ کو دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا ایک طالبعلم پر زیادہ بوجھ نہ ڈالیں۔ جو کمانے والا ہے اس سے لیں۔ اگر وہ کسی وجہ سے زیادہ نہیں دینا چاہتا تو اس پر بوجھ نہ ڈالیں۔ جتنا بھی خوشی سے دیتا ہے اس سے لے لیں۔ لیکن یہ بتائیں کہ آمد کے بارے میں غلط بیانی سے کام نہ لیں۔

محاسب سے حضور انور نے حسابات چیک کرنے کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مہتمم وقار عمل نے بتایا کہ بیت الذکر کے احاطہ میں، اردگرد وقار عمل کئے جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے بھی بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

مہتمم خدمت خلق سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا بلڈ ڈونیشن کی ٹیم بنائی ہوئی ہے۔ جس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ اس سال 80 خدام نے خون کا عطیہ دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا گورنمنٹ میں احمدیہ یوتھ آرگنائزیشن کے نام سے رجسٹر کروائیں اور پھر اس کے تحت خدام خون کے عطیات دیں۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور مومنوں کے بارہ میں تاثر اچھا ہوتا ہے کہ یہ بھی خدمت کرنے والے ہیں۔ جب آپ رجسٹرڈ ہوں گے اور ریگولر ڈونر ہوں گے تو آپ کو ضرورت پڑنے پر وہ بلا لیا کریں گے۔ آپ کے خون دینے والے خدام کی فہرست ان کے پاس ہونی چاہئے۔ یہ سب رجسٹرڈ ہوں۔ جب ان کو ضرورت پڑے آپ کو بلا لیں۔

حضور انور نے فرمایا ہسپتال کے بھی بلڈ بینک ہوتے ہیں اور بعض چیریٹی آرگنائزیشن کے بھی بلڈ بینک ہوتے ہیں۔ انفارمیشن لے لیں اور اپنے آپ کو رجسٹر کروائیں۔

میراتھن واک (Marathon Walk) کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا۔ آپ جس علاقہ میں میراتھن واک کریں وہاں کی چیریٹیز کو زیادہ رقم دے دیا کریں اور رقوم کے چیک باقاعدہ ایک تقریب کا انتظام کر کے دیئے جائیں جس میں پریس وغیرہ کے نمائندے بھی شامل ہوں۔

حضور انور نے فرمایا پھر جو خدام اپنی آنکھوں کا عطیہ دے سکتے ہیں ان کو دینا چاہئے اس طرح مرنے کے بعد یہ آنکھیں کسی دوسرے کے کام آ سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدام کو اولڈ پیپلز ہاؤس (Old People's House) جانا چاہئے۔ وہاں جاتے ہوئے پھول، پھل وغیرہ ساتھ لے جایا کریں اور ان کو بیت الذکر بھی لے کر آیا کریں۔ اس طرح رابطہ اور تعلق بڑھے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہسپتالوں میں بھی جا کر مریضوں کا حال پوچھ لیا کریں۔ بعض غریب اور ضرورتمند ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس سے رابطہ اور تعلق پیدا ہوتا ہے اور دعوت الی اللہ کے مواقع بھی ملتے ہیں۔ دین حق کے بارہ میں جو غلط تاثر پیدا ہوتا ہے وہ زائل ہوتا ہے۔

مہتمم دعوت الی اللہ سے حضور انور نے ان کے پروگراموں اور گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کی رپورٹ طلب فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا یہاں مختلف ممالک سے آ کر لوگ آباد ہیں۔ عرب ممالک سے، انڈونیشیا سے اور فار ایسٹ سے آئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں میں نفوذ کریں، رابطے کریں۔ ان کے بعض اپنے علاقے ہوں گے۔ اپنی آبادیاں ہوں گی وہاں جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔ چھوٹے علاقوں میں لوگ زیادہ سن لیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اپنا لٹریچر تقسیم کرنے کا اور شہروں میں بک سٹال لگانے کا روایتی طریقہ بیشک رکھیں لیکن آپ کی دعوت الی اللہ کی ٹیمیں بنی چاہئیں تو شہروں سے باہر مختلف آبادیوں اور چھوٹی جگہوں پر جائیں اور رابطے کریں اور پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک جگہ پر جانے کی بجائے دو جگہوں پر چلے جائیں تین تین خدام پر مشتمل ٹیم چلی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مختلف زبانوں میں اپنی ضرورت کے مطابق لٹریچر منگوایا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اگر آپ جماعت کی کتب لائبریریوں میں رکھوائیں تو اس سے تعارف تو ہو جائے گا لیکن بیعتیں نہیں ملیں گی۔ بیعتیں یا تو شادیوں کے ذریعہ ہوتی ہیں یا رابطوں کے ذریعہ لیکن شادیوں والی بیعتیں رہا نہیں کرتیں۔

حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ میں پردے کی جو کمی ہے اس میں خدام کا، ان کے خاوندوں کا بھی حصہ ہوتا ہے۔ وہ اس معاشرہ میں شرما رہے ہوتے ہیں کہ پردہ کے ساتھ بیوی کو باہر لے کر جائیں گے تو لوگ ہم کو کس طرح دیکھیں گے۔ کئی بچیاں یہ الزام دیتی ہیں کہ ہمارے خاوندوں نے ہم سے پردہ چھڑوایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خاوند اور معاملہ میں تو بیویوں پر سختی کرتے ہیں۔ پردہ کے معاملہ میں کیوں نہیں کرتے۔ غیر ضروری چیزوں پر سختی کی بجائے ان احکام کی پابندی کروائیں جن کا قرآن کریم نے حکم دیا ہے۔ یہ نہیں کہ بیت الذکر میں اور پردہ ہو اور بازار میں اور پردہ ہو۔ حضور انور نے فرمایا خدام اگر ٹھیک ہو جائیں تو لجنہ کی تربیت میں فرق پڑ جائے گا۔ پس اس کو اپنی تربیت کے پروگرام میں رکھیں۔ دعوت الی اللہ کے بارہ میں ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے مزید فرمایا کہ آپ جہاں بھی رابطے کرتے ہیں وہاں پر ریگولر رابطہ ہونا چاہئے۔ وہاں باقاعدہ جاتے رہنا چاہئے۔ جو احمدی ہوتے ہیں ان کو اپنے نظام میں شامل کریں۔

ایک تربیتی معاملہ کے بارہ میں حضور انور نے

ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو پاکستانی احمدی ہیں ان کو یہ عادت ہوتی ہے کہ خود آپس میں بیٹھ کر بولتے رہیں گے۔ غیر مقامی آدمیوں کو اپنے ساتھ شامل نہیں کرتے۔ اس کو بھی اب اپنی تربیت کا حصہ بنائیں۔ ایسی جگہ جہاں زبان دوسرے کو نہ آتی ہو وہی زبان استعمال کرنی ہے جو Common ہو۔ یہ تربیت کے لئے ضروری ہے۔ نومبائعین کو احمدیت پر قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا نومبائعین سے ریگولر رابطہ ہونا چاہئے۔ ہر ہفتہ نہیں تو دو تین ہفتہ بعد ضرور ہونا چاہئے پھر ہی فائدہ ہوتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ میٹنگ کے آخر پر مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ایک ممبر پارلیمنٹ Mrs. Louise Markus اپنے خاوند اور دو بچوں کے ساتھ حضور انور کی ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائش گاہ پر ان کو شرف ملاقات بخشا۔ یہ ملاقات قریباً چالیس منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے بچوں کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کس کس کلاس میں پڑھتے ہیں۔ ان کے خاوند کا تعلق پاپوانیوگنی سے ہے۔ حضور انور نے ان سے پاپوانیوگنی اور وہاں کے حالات وغیرہ کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الھدیٰ تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں آٹھ بچے اور نو بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مجلس عاملہ آسٹریلیا کو ہدایات

پروگرام کے مطابق چار بجکر پچاس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے مجلس عاملہ کے تمام سیکرٹریان سے باری باری ان کے شعبوں کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور آئندہ کے پروگراموں اور منصوبہ بندی کے بارہ میں راہنمائی فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جنرل سیکرٹری صاحب سے جماعتوں کی تعداد اور جماعت کے ممبران کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ پر جو احباب نہیں آسکے ان کا پتہ کریں۔ شعبہ رجسٹریشن کے کمپیوٹر میں سارا ریکارڈ مکمل ہے۔ ان سے پتہ کریں اور پھر جو نہیں آسکے ان کا پتہ کریں کوئی بیمار تھے یا اور مسائل تھے یا کوئی تربیتی مسئلہ تھا۔ حضور انور نے فرمایا بعض دفعہ کسی کا بچہ بیمار ہو جاتا ہے۔ یا کوئی حالات ایسے ہو جاتے ہیں کہ آنے کا پروگرام ختم کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو اس کا پتہ ہونا چاہئے۔

جماعتوں سے رپورٹ بھیجنے کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تمام جماعتیں اپنی رپورٹس بھجواتی ہیں۔ جو جماعتیں تاخیر سے بھجواتی ہیں ان کو یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف نو سے حضور انور نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے 15 سال کی عمر کو پہنچنے والے بچوں کا جائزہ لے لیا ہے۔ اس پر سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ سوائے ایک کے باقی سب تیار ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جو تیار نہیں ہے اس پر زور نہیں دینا۔ والدین کو بھی سمجھا دیں کہ اس پر زور نہیں دینا۔

سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ چھ سات بچے مربی بننے کے لئے تیار ہیں۔ جبکہ چار پانچ بچوں نے ڈاکٹر بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ آٹھ کی تعداد ایسی ہے جو اکاؤنٹنگ کے شعبہ کی طرف جانا چاہتی ہے۔

لڑکیوں میں سے ایک Law کی طرف جانا چاہتی ہے۔ دو ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں اور ایک Child Care کے شعبہ میں جانا چاہتی ہے اور باقی ٹیچنگ لائن اختیار کرنا چاہتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ زبانیں سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ ہمیں مترجمین کی ضرورت ہے۔ فرمایا اس علاقے کی زبانوں میں مہارت چاہئے۔ اس علاقے کی زبان سیکھنے کی طرف توجہ دلائیں۔ حضور انور نے فرمایا اردو زبان سیکھنے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب اردو میں ہیں ان کا ترجمہ مختلف زبانوں میں ہونا ہے۔ حضور انور نے فرمایا زبانوں کا جائزہ لیں یہاں یونیورسٹیز میں کون کون سی زبانیں کس معیار تک سکھائی جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا انگریزی زبان کے ماہر بھی ہونے چاہئیں۔

دو نائب امراء سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور نے تفصیل کے ساتھ جماعت کے چندہ عام اور چندہ وصیت کے بجٹ کا جائزہ لیا۔ چندہ دہندگان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا، فی کس اوسط آمدنی کا جائزہ لیا اور فی کس چندہ کے معیار کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے انفرادی آمد کے حساب سے بھی چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ تربیت اور مال کا شعبہ لوگوں کے ذہن میں ڈالے کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ ایک بنیادی حکم ہے اور عبادت کے زمرے میں آتا ہے۔ نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے اور مالی قربانی میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قربانی تب ہوگی جب تکلیف سے ہوگی ورنہ اس کو قربانی کا نام نہ دیں۔

حضور انور نے فرمایا بعض ایسے کیسز ہیں جن کے خاص حالات ہیں، بچے بڑے ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ پیچھے فیملیاں سنبھالے ہوئے ہیں۔ تو ان کے ایسے حالات میں جماعت مجبور نہیں کرتی، ان کے پیچھے نہیں پڑتی۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ شرح سے کم چندہ دینے کی باقاعدہ لکھ کر اجازت حاصل کر لیں۔

حضور انور نے شعبہ وصیت سے وصیت کے حساب کا تفصیلی جائزہ لیا۔ موصیان کی تعداد کا جائزہ لیا اور فی کس چندہ کی ادائیگی کا بھی جائزہ لیا۔

حضور انور نے جماعت کے چندوں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد فرمایا ابھی آپ کے چندوں میں بہت زیادہ گنجائش ہے۔ اس کو اپنی آخری حد نہ سمجھ لیا کریں۔ گنجائش بڑھتی ہے اور ہر سال بڑھتی ہے۔ ٹیکسی چلانے والے اول تو ٹیکس بچا لیتے ہیں، کم آمد ظاہر کرتے ہیں اور چندے بھی کم دیتے ہیں۔ اول تو ٹیکس بچانا غلط ہے۔ ایک احمدی کو اپنے معاملات میں صاف ہونا چاہئے۔ جب حکومت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں تو اس کے قانون پر چلنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہ بات دماغ میں ہونی چاہئے کہ چندہ ہم نے خدا کی خاطر دینا ہے۔

ایڈیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور نے ان کے فرائض کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سیکرٹری اشاعت سے حضور انور نے ماہانہ رسالہ کا جائزہ لیا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ رسالہ الھدیٰ نکالتے ہیں۔ اس کے علاوہ لائبریری مکمل کی گئی ہے۔ اڑھائی ہزار سے زائد کتب لائبریری میں ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا حضرت مسیح موعود کی کتب کا سیٹ اور تفسیر کبیر کا سیٹ اور تفسیر صغیر موجود ہے۔ سیکرٹری اشاعت نے بتایا یہ تمام کتب موجود ہیں۔ نیز جہاں ہمارے مربیان سلسلہ متعین ہیں وہاں بھی لائبریری بنا دی گئی ہے۔

حضور انور نے کتاب ...... Revelation کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنی باقی پڑی ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی اس کو کم قیمت پر نکالیں، تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کریں یا فروخت کر کے نکالیں۔

نیشنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ باقاعدہ آڈٹ کر کے اپنی رپورٹ مرکز کو ارسال کرتے ہیں۔

انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سارا حساب، اخراجات چیک کرتے ہیں اور بینک سے بھی چیک کرتے ہیں۔

سیکرٹری وصایا سے حضور انور نے موصیان کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا جو باقاعدہ کمانے والے ہیں ان کے پچاس فیصد کو آپ نے وصیت کے نظام میں شامل کرنا ہے۔ اس ٹارگٹ کو مدنظر رکھیں۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سیکرٹری وصایا کو جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔ تسلی دینے والا ہونا چاہئے۔ مرکز میں وصیت کا پراسس ہوتا ہے اس میں کچھ وقت لگتا ہے اس لئے احباب کو تسلی دیا کریں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ انصار اللہ میں سے زیادہ سے زیادہ ٹیچر تیار کریں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تمام جماعتوں میں کلاسز جاری ہیں صرف میلبورن میں نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا میلبورن میں بھی شروع کریں۔

سیکرٹری صاحب صنعت وتجارت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ جائزہ لیں اور انفارمیشن اکٹھی کریں کہ حکومت کے پاس کوئی ایسی پالیسی ہے کہ ان کو فارمنگ کے لئے ضرورت ہو۔ اس کا بھی جائزہ لیں کہ پاکستان سے لوگوں کو کس طرح لایا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پوری انفارمیشن لے کر مجھے بتائیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم سے حضور انور نے طلباء کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا یونیورسٹی میں جانے والے کتنے ہیں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں۔ حضور انور نے فرمایا واقفین نو کو پڑھانے کی طرف توجہ زیادہ دیں۔ یونیورسٹی، کالج اور سکول میں جانے والے طلباء کا آپ کے پاس مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید سے حضور انور نے وعدہ جات کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت دی کہ خدام الاحمدیہ کو اس سال کے لئے علیحدہ ٹارگٹ دیں۔ سیکرٹری صاحب امور عامہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ نے کتنے لوگوں کو Job تلاش کر کے دی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو طلباء پڑھائی چھوڑ دیتے ہیں ان کا جائزہ لینا کہ وہ بیکار نہ رہیں اور کوئی نہ کوئی کام کریں یہ بھی امور عامہ کا کام ہے۔ حضور انور نے سیکرٹری امور عامہ سے جماعتی جھگڑوں اور ان کے حل کرنے کے بارہ میں بھی رپورٹ طلب فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری زراعت کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جب تک میلبورن کی 20 ایکڑ زمین فروخت نہیں ہوتی وہاں فارمنگ کریں۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضور انور نے تحریک جدید کے وعدہ جات اور شامل ہونے والوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا سال بھر کا تربیتی پروگرام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کی کیا تربیت کر رہے ہیں۔ ان کے لئے کیا پروگرام بنایا ہے۔ ان سے رابطوں کے بارہ میں کیا کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ایک رابطہ ہے عہدیدار کی حیثیت سے اور ایک رابطہ ہے بھائی، دوست اور ہمدرد کی حیثیت سے۔ ضروری نہیں کہ مربی، امیر یا سیکرٹری تربیت ایسے لوگوں سے رابطہ کرنے خود جائے۔ آپ یہ دیکھیں کہ ایسے لوگوں کو واپس لانے کے لئے اور رابطہ کے لئے کس کو استعمال کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب تربیت کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پردہ صرف لجنہ کا کام نہیں ہے۔ مردوں کا بھی کام ہے۔ یہاں آ کر بعض عورتوں نے پردہ کم کردیا ہے۔ ایسے لباس میں آگئی ہیں جو مناسب نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس میں قصور مردوں کا ہے۔ مردوں نے کھلی اجازت دے دی ہے اور خود کمپلیکس کا شکار ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایسے کیسز میں مردوں کو سمجھانے کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا ملاقاتوں میں، میں نے جائزہ لیا ہے اکثر نے یہی جواب دیا ہے کہ مردوں کو ہمارے ساتھ بازار میں پھرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پردہ ترقی کی طرف جانا چاہئے بجائے اس کے کہ نیچے کی طرف جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر ایک میں یہ احساس ہونا چاہئے کہ آپ اس کے ہمدرد ہیں۔ فرمایا معاشرہ میں انحطاط نہیں ہونا چاہئے۔ ایک ٹھہراؤ آ کر قدم اوپر کی طرف آنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا انسان کا رجحان ننگ ڈھانپنے کی طرف ہے۔ لباس شریفانہ ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جو پاکستان سے آئی ہیں اور برقعہ پہنے ہوئے آئی ہیں وہ برقعہ اتاریں تو ان کو سمجھانا چاہئے کہ اپنے برقعہ کا پردہ ختم نہ کریں۔ نرمی سے سمجھائیں اور نظر رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا جو نمازوں پر نہیں آتے ان کو بیت الذکر لانا بھی ضروری ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہر چھٹا خطبہ تربیت کے اوپر ہونا چاہئے اور ہر چوتھا خطبہ مالی قربانی پر ہو اور عبادات پر ہو۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ سے حضور انور نے ان کے کام کی رپورٹ طلب فرمائی۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور نے فرمایا کہ افسر جلسہ سالانہ بھی آپ ہیں۔ سیکرٹری سمعی بصری سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے MTA کے لئے کیا پروگرام بنائے ہیں۔ فرمایا اتنا بڑا وسیع ملک ہے یہاں بہت سے ڈاکومنٹری پروگرام بنائے جاسکتے ہیں۔ یہاں کے ٹریڈیشنل پروگرام بن سکتے ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جو کیبل چینل ہے ان سے MTA دکھانے کی بات کی جاسکتی ہے۔ اس بارہ میں بھی جائزہ لیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آسٹریلیا کی جائیدادوں کے علاوہ Solomon Islands کے مشن ہاؤس کا بھی ریکارڈ آپ کے پاس ہونا چاہئے اور وہاں جماعت کی ملکیت کے جو کاغذات ہیں اس کی کاپی بھی آپ کے پاس ہونی چاہئے۔

سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ کو ہدایات دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مختلف قوموں کی جو پاکٹس ہیں وہاں دعوت الی اللہ کے لئے کام کریں۔ عرب ہیں اور دوسری قومیں ہیں ان میں دعوت الی اللہ کی پلاننگ کریں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ مختلف اقوام میں دعوت الی اللہ کے لئے چودہ ڈیسک بنائے گئے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ڈیسک تو بن گئے ہیں۔ اب باہر بھی نکلیں اور کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا عرب لوگ جہاں مل کر رہتے ہیں وہاں آپ دعوت الی اللہ کا پروگرام بنا سکتے ہیں۔ ان لوگوں کو MTA کے عربی پروگراموں کے بارہ میں بتائیں۔ سٹال لگائیں۔ کتب فروخت کریں اور ذاتی رابطے بڑھائیں۔ ایسے لوگوں کو تلاش کریں جن کو مذہب سے دلچسپی ہو۔ دعوت الی اللہ کے لئے مختلف راستے تلاش کریں۔ چھوٹی جگہوں پر جائیں، چھوٹی آبادیوں میں جائیں اور پھر وہاں مستقل رابطے رکھیں، ٹیموں کے سپرد یہ کام کریں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا امسال جو بیعتیں ہوئی ہیں کیا ان سے مستقل رابطہ ہے۔ جماعتوں سے رپورٹ لیں کیا ہفتہ وار ان سے رابطہ ہے۔ آپ کی بیعتوں کی تعداد بہت کم ہے اس لئے ہر ایک سے مستقل انفرادی و جماعتی رابطہ کوئی مشکل نہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ کے سسٹم میں گزشتہ سالوں میں ہونے والی بیعتوں کا مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔ اگر یہ لوگ کسی دوسری جگہ منتقل ہوئے ہوں تو اس کا بھی مکمل ریکارڈ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین بھی بنائیں۔ سیکرٹری امور خارجہ کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر جگہ جہاں جماعت قائم ہے وہاں ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکاری لوگوں سے رابطہ اچھا ہے۔ اس کو مزید بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا یہاں ہر لیول تک اوپر تک اپروچ ہونی چاہئے۔ فرمایا جس جگہ کے سیکرٹری امور خارجہ Active نہیں ہیں وہاں کے سیکرٹری امور خارجہ کو Active کریں۔ تعلقات کی وجہ سے فرق پڑتا ہے۔ ان سے ذاتی تعلقات ہونے چاہئیں۔ کرسمس وغیرہ اور ان کے دوسرے موقعوں پر ان کو تحائف وغیرہ دیا کریں اور باقاعدہ پلان بنا کر اپنے روابط قائم کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی یہ میٹنگ ساڑھے چھ بجے تک جاری رہی۔ میٹنگ کے اختتام پر عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

اس میٹنگ کے بعد ساڑھے چھ بجے فیملیز و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج آسٹریلیا کی دو جماعتوں Sydney اور Melbourne کے علاوہ جرمنی اور پاپوانیوگنی سے آنے والے احباب نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس طرح آج مجموعی طور پر 24 فیملیز کے 70 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الھدیٰ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کے لئے بیت کے احاطہ میں پیدل سیر کی۔

تقریب عشائیہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کے ناظمین، منتظمین اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک تقریب عشائیہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس عشائیہ میں شرکت فرمائی۔ اس موقع پر تمام ناظمین، منتظمین اور جلسہ کے کارکنان نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختلف گروپس کی صورت میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ تصاویر کا یہ پروگرام قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور انور ازراہ شفقت خدام میں گھل مل گئے اور گفتگو فرماتے رہے اور ساتھ ساتھ مختلف گروپس باری باری آتے رہے اور تصاویر بنتی رہیں۔

یہاں سے فارغ ہو کر ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

محبوب چیزوں کا خرچ کرنا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے (۔) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے، اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں، تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے، کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے، حاصل نہیں ہوسکتی۔ جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں، خدا ٹھگا نہیں جاسکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضا الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 47)

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کا 22 واں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ 3 دسمبر تا یکم جنوری 2006ء کو طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول مانسا کونکو میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ اجتماع جمعہ کے ساتھ شروع ہوا۔ جمعہ کے بعد مہمان خصوصی کمشنر ایل۔ آر۔ ڈی۔ جناب لینڈنگ مانع نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا گیمبیا کی تاریخ میں گہرا کردار رہے۔ جماعت نے پہلی دفعہ اس ملک کو دین حق کی صحیح تعلیم سے آگاہ کیا اور آج بھی یہ کار خیر جاری ہے محترم کمشنر صاحب نے ملکی ترقی میں جماعت کے کردار کو سراہتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ کے سکولز، کالجز، ہسپتال اور آئی ٹی سنٹرز بے انتہا خدمات بجالا رہے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کا معاشرے پر گہرا اثر ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کے اجتماع کو خوش آئند قرار دیا۔

امیر صاحب گیمبیا محترم بابا۔ ایف تراولے صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں سیرت رسولؐ سے سبق حاصل کرنے پر زور دیا۔

خلافت کی اہمیت و برکات کے موضوع پر تقریر میں خدام کو بتایا گیا کہ خلافت ہی ہماری ترقی کا راز ہے۔ اس لئے اس کو مضبوطی سے پکڑلیں۔ خدام کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعائیہ خط لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع میں دوسرے مقررین نے بھی مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جن میں نظام وصیت، شرک سے اجتناب اور سیرت رسول ﷺ جیسے موضوعات شامل تھے۔ اجتماع کے تینوں دن خدام نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ مختلف موضوعات پر قرآن مجید، حدیث نبوی اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود پر درس سنے۔ سوال و جواب کے پروگرامز میں گرمجوشی سے حصہ لیا۔ خدام نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔

اس اجتماع کی خاص بات گنی بساؤ کے وفد کی شمولیت تھی۔ یہ وفد اپنی بس پر لوائے احمدیت لہراتے ہوئے آئے۔ یاد رہے کہ گنی بساؤ میں کچھ عرصہ سے حالات خراب ہیں اس کے باوجود ان کی طرف سے یہ شمولیت بڑی خوش آئند تھی۔

اجتماع کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا اور یوں روحانی ماحول میں تین دن گزار کر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی کل حاضری 500 سے زیادہ تھی۔ ملکی اخبارات نے اجتماع کی خبر کو بھرپور کوریج دی۔

(الفضل انٹرنیشنل 24 مارچ 2006ء)

❁❁❁❁❁

مجھے قلبی دکھ کے ساتھ یہ کہنا اور لکھنا پڑتا ہے کہ

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

ندائے نماز اور اس کا عاشق

میرا ممدوح و مطاع حضرت مصلح موعود

اصل لفظ جو نماز کے لئے بلانے کے واسطے مستعمل ہے وہ نہ میں لکھ سکتا ہوں اور نہ یہ کالم انہیں چھاپنے کی طاقت رکھتے ہیں اور اس جائز کام کے لئے بھی مجھے متبادل الفاظ تلاش کرنا پڑیں گے اور ایسے کرتے ہوئے ہر دم میرے دل پر ایک چوٹ لگے گی۔

آزادی ضمیر اور آزادی اظہار کے دعووں کے باوجود میں ایک صحیح اور برمحل لفظ تک نہیں لکھ سکتا۔ مگر یہ آجکل کی بات نہیں ربع صدی ہونے کو آئی کہ ہمارے ہونٹوں پر ٹیپ لگا دی گئی اور اب تو ہم خوگر ظلم و ستم ہو چکے ہیں۔

ع
جو کچھ خدا دکھائے وہ ناچار دیکھنا

حضرت رابعہ بصریؒ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو غم کب ہوتا ہے۔ فرمایا جب کوئی غم نہ ہو۔ اسی طرح ہم بھی دکھوں اور غموں کو مسلسل سہنے کے عادی ہو چکے ہیں اور اب تو یہاں تک کہنا شروع کر دیا ہے کہ

موسم گل ہی کیا ہے ضروری فصل خزاں میں جی لوں گا
اہل چمن کے ناز اٹھانا میرے بس کی بات نہیں

برصغیر کی تقسیم سے قبل کا واقعہ ہے کہ قادیان میں "بیت" مبارک کی چھت پر مجلس عرفان منعقد ہوا کرتی تھی۔ سیدنا حضرت مصلح موعود لکڑی کے بنے ہوئے شہ نشین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ مگر حضور کے حکم پر حضور کے دائیں بائیں بھی اسی قسم کے شہ نشین رکھے جاتے تھے۔ جس پر حضور کے ساتھ اور بزرگ بھی تشریف رکھتے تھے۔ کیونکہ حضور اکیلے دوسروں سے اونچا بیٹھنے کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ وہ "مجلس عرفان" کیا تھی۔ اس میں علم و حکمت، تعلیم و تربیت پند و نصائح اور دین حق کی اشاعت کے ذرائع اور وسائل کا بیان بھی ہوتا اور دین حق کی صداقتوں اور کتاب اللہ کے فضائل بمقابلہ دیگر ادیان کی کتب کا ذکر بھی۔

غرض وہ ربانیوں اور قدوسیوں کی ایسی محفل سجتی تھی کہ نہ میرے قلم میں طاقت ہے کہ اس کے محاسن کو بیان کر سکے نہ زبان میں وہ طاقت کہ اس کی خوبیوں کا شمار کر سکے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ میرے تصور میں بھی اتنی گنجائش نہیں کہ فکر و ذکر دینی کی ان محافل کے حسن و جمال کو کسی طرح سمیٹ سکے۔ وہ بس سننے اور اس کی خوشبو سونگھنے اور مہک میں مست ہو جانے والے ہی کچھ کچھ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ گلستان کیا تھا اور اس کے پھل پھول کیا تھے۔ المختصر

ع
ہر روز روزِ عید تھا اور ہر شب شبِ برات

وہ مقدس شامیں ہمیں اپنا مقدر سنوارنے کا موقع عطا کر گئیں۔

اُنج تے ویکھنے نوں لاتعداد واری ساڈی زندگی وچ بہار آئی
اپر اوہ نہ کدی بہار آئی اسیں منتظر جیہڑی بہار دے رہے

حضرت مصلح موعود گرمیوں میں ڈلہوزی اور سردیوں میں بعض سندھ کی اراضیات کی دیکھ بھال کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ تو ہمیں بھی حضور کی قادیان سے غیر حاضری میں اپنے والدین کو ملنے کا ہوش آتا تھا۔ کبھی مہینہ میں ایک بار کبھی دو ماہ کے بعد ایک دو دن کے لئے۔ پھر جیسے پرندہ اپنے گھونسلے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ ہم بھی بھاگم بھاگ دارالامان کا رخ کرتے تھے اور والدین کرام کو جب ہماری حضور انور کی اس ہم نشینی کی روش کا پتہ چلا تو وہ بھی خوش ہوتے تھے "شادیم کہ کارے کردی"۔

برادرم چوہدری مسعود احمد صاحب مرحوم طالب پور بھنگواں والے جو 8/ اکتوبر کے زلزلہ میں حرماں نصیب مرگلہ پلازہ اسلام آباد میں شب باش ہوئے تھے اور وہیں راہی ملک عدم ہو گئے۔ اللہ ان کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ وہ ہمارے ہم سبق اور ساتھی ہوتے تھے اور مجھے ان کا مجلس عرفان میں بلاناغہ حاضری کا اہتمام کرنا یاد ہے۔ جونہی سورج اپنی آخری منزل کی طرف سفر کرتا نظر آتا، ہم بھی اسی آسمانی مائدہ کی انتظار میں بیت مبارک کی چھت پر ہمہ تن انتظار ہوتے۔ اس آسمانی شخص کے دینی فکر و ذکر کے ہر شام نئے سے نئے اسلوب اور دلائل بیان کرنے کے حسین پیرائے ہوتے تھے اور ایسے دلنشین کہ ہر شب سامعین یہی کہتے کہ یہ جو آج نعماء روحانی عطا ہوئی ہیں پہلے کبھی نہ دیکھیں نہ سنیں۔ کیا گلاب اور موتیا اور چنبیلی کے پھول ایک دن یا ایک ہی موسم میں کھلتے اور خوشبوؤں کی لپٹیں بکھیرتے ہیں۔ ان کی زندگی تو شاید انسان کی زندگی سے بھی زیادہ ہو۔ مگر جب بھی کوئی پھول کھلتا ہے تو وہ اپنی شگفتگی اور تر و تازگی اور اپنی مہک سے ذہن و قلب کی شادابی اور بالیدگی کا موجب بنتا ہے اور کبھی بھی نہ پھولوں کی خوشبو میں باسی پن اور بوسیدگی در آئی اور نہ ان سے طبیعت کبھی اکتائی اور نہ کبھی جی بھرا۔ بہرحال میں اپنی ساری توانائیوں کو صرف کرنے اور میرا قلم اپنی ساری سیاہی نچوڑنے کے باوجود ان کیفیات کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔ جوان چند سالوں میں نصیب ہوئیں۔

یوں تو وہاں اس گلستان میں رنگ برنگے خوشبودار پھول موجود ہوتے تھے۔ مگر میں نے دیکھا اور مشاہدہ اور تجربہ کیا کہ میرے آقا و مرشد کے لئے جب آپ کے گھر کی طرف سے "بیت" والا دروازہ کھلتا تو انوکھی خوشبو دور سے ہی دل و دماغ کو معطر کر دیتی اور کیسے بتاؤں کہ اس خوشبو میں کیا ہوتا تھا۔ میں نے کئی بار تجربہ کیا کہ دائیں بائیں دیکھنا نہیں اور نہ پتہ کرنا ہے کہ حضرت صاحب آرہے ہیں۔ خوشبو کی لپٹیں خود ہی قوت شامہ میں پہنچ کر پتہ دے دیتی تھیں کہ وہ شخص آرہا ہے۔

ے
اس کی خوشبوئے پیرہن توبہ
بوئے گل ناگوار اب تک ہے

میں پہلے کسی مقالے میں لکھ چکا ہوں اور تکرار کا الزام لینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ مگر یہ اپنا فخر سعادت بتانے سے رک نہیں سکتا کہ نہ مجھے کوئی مشق نہ تجربہ مگر ایک شام مجھ سے رہا نہ گیا اور نہ معلوم کیسے مجھے یہ ہمت پڑی کہ اچھل کر حضور کے قدموں میں جا بیٹھا اور دبانا شروع کیا۔ عشاء کے بعد جب فارغ ہوئے تو اپنے مشفق اور محسن ابن آقائی حضرت صاحبزادہ حافظ میرزا ناصر احمد کی "عدالت" میں پیشی ہوگئی میں اندر ہی اندر ڈر رہا تھا کہ آپ نہ معلوم کیا سزا سنائیں گے۔ کیونکہ آپ کی اجازت کے بغیر یہ "جسارت" کرنے کی کسی کو اجازت ہی نہ تھی۔ مجھ سے سیدی حضرت حافظ صاحب نے پوچھا۔ تمہیں کچھ مشق بھی ہے؟ میرا جواب نفی میں تھا اور ڈر رہا تھا کہ کیا حکم میرے خلاف صادر ہوتا ہے۔

مگر وہ میری حالت زار کو بھانپ گئے تھے۔ اور وہ بڑے مردم شناس تھے اور حد سے زیادہ مہربان۔ انہوں نے جانا کہ اگر اسے منع کیا تو شاید یہ برداشت نہ کر سکے گا باعزت "رہائی" ہوئی۔ اس سے مجھے جو خوشی ہوئی وہ کچھ تو میں بھی جانتا ہوں مگر صحیح تو میرا خدا ہی جانتا ہے کیونکہ یہ نرمی اس شام کی جسارت کرنے کی معافی ہی نہیں تھی بلکہ آئندہ حضور کے قدموں میں بیٹھنے کا سرٹیفکیٹ بھی تھا۔ میں اچھلتا ہوا ہوسٹل جا پہنچا اور الحمدللہ میرے منہ پر جاری تھا۔ میں ایک دیہاتی لڑکا نہ شباہت نہ لباس۔ مگر قربان جاؤں اس خانوادے کی وفاؤں اور بندہ نوازیوں پر کہ سیدی حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب نے جب مجھ بے نوا اور بے ہنر کا ہاتھ 1944ء کی ایک شام تھاما تو پھر باوجود میری نالائقیوں اور کج فہمیوں کے یوم وصال تک شفقت پہ شفقت اور کرم پہ کرم ہی فرماتے گئے اور حضور کی عنایات کریمانہ کی داستانیں میری زندگی میں اس قدر بکھری پڑی ہیں۔ جو قرطاس پر تو اس کی وسعتوں اور طول و عرض کے باوجود سما نہیں سکتیں اس عالی نسب خاندان کی وفاؤں کا معیار تو دنیا جہان سے بلند و بالا ہے۔ مامور زمانہ کے تو کیا ہی کہنے۔ خود حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ

ے
خاک کر دے ملا دے مٹی میں
پر میرے دل کو بے وفا نہ بنا

اور یہی دستور عالی مقام باپ کے مایہ ناز حافظ قرآن فرزند کا تھا اور اس نابکار پر تو ایسے مہربان کہ

مجھ سے خطا سرشت کو سب کچھ عطا کیا
ایسا تو خوش نصیب کوئی خال خال ہے

انہی شاموں میں سے ایک شام جب محفل کے خاتمے کا وقت آیا اور ہر جان یہ چاہتی تھی کہ ابھی اور کچھ حضور فرمالیں تو عشاء کی ندا کا حکم ہوا۔ ایک شخص نے ندا نماز دی۔ حضور نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ اس منادی کی ندا تو میرے ساتھ کے گھر میں بھی نہیں پہنچی۔ کوئی اور جہیر الصوت ندا دے۔ اس پر ایک اور شخص نے کوشش کی۔ مگر حضور کو وہ بھی پسند نہ آئی۔ فرمایا ندا میں نری بلند آواز ہی کافی نہیں نغمگی بھی ہونا چاہئے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ چار لوگوں نے اپنی اپنی طرز پر ندا دی۔ آپ خوش نہ ہوئے اور فرمایا کہ محلّہ جات میں صحیح تلفظ بلند آواز اور نغمگی اور سوز اور طرز ادائیگی کے مقابلہ جات کرائے جائیں۔ تب جا کر ایک ندا کی طرز آپ کو بھائی اور جو پھر لاہور اور حضرت مصلح موعود کے ساتھ ربوہ میں بھی آئی۔ پھر حضرت خلیفہ رابع کے ساتھ لندن بھی گئی اور پرانے خطبات کی کیسٹوں میں سنتے ہیں تو آنسو بہاتے ہیں۔ یہ آنسو محرومی اور دکھ کے بھی ہوتے ہیں اور آواز کی دلنشینی کی وجہ سے خوشی کے بھی۔

ہم بھولے لوگ قادیان میں ہی جان گئے تھے کہ یہ شخص بہت بلند مرتبہ شخص جس کی پیدائش سے بھی تین سال قبل اس کے خالق اور مالک اور مصور حقیقی نے اس کے خدوخال تفصیل سے بیان فرما دیئے تھے۔ یہ تو حقیقی عاشق ندا ہے اور پھر ہم نے ساری عمر حضور کے اس عشق کے مظاہر دیکھے۔ غالباً حضور نے یہ سعدی کی حکایت بھی سنائی تھی کہ ایک پادری کی بیٹی دین حق کی طرف مائل ہوئی اور اس کا یہ رویہ پادری کے لئے زہر قاتل ثابت ہو رہا تھا۔ جب کسی قسم کی فہمائش نے کام نہ دیا۔ نہ جبر و تشدد سے اسے دین حق سے برگشتہ کرنے کا کوئی سوال باقی رہا۔ تو پادری بہت پریشان۔ آخر اس شہر میں جہاں پادری رہتا تھا۔ وہاں ایک ندا دینے والا منادی آگیا۔ اس کی آواز ایسی کرخت کھردری اور انکر الاصوات تھی کہ پادری کی بیٹی اس سے اور پھر اسی کے ذریعے دین حق سے نفور ہوگئی کہ اس میں کوئی شرینی ہی نہیں ہے اور شاید دین حق میں بھی یہی کچھ ہے۔ پادری کو بھی اس کا علم ہوا تو اس کی جان میں جان آئی۔

مگر اس اندیشے سے خائف ہو کر کہ شاید اس "منادی" کی آواز کی دلنشینی اور دلربائی سے اور لوگ بھی نالاں ہوں تو یہ شہر چھوڑ کر چلا نہ جائے۔ پادری اس منادی کے پاس گیا کہ آپ یہاں مستقل رہیں۔ کھانا اور ناشتہ میں خاموشی سے تمہیں پہنچایا کروں گا۔ منادی نے شکر کیا کہ پیٹ کا دھندا ہی اسے اس شہر میں لایا تھا۔ اس کا تو مداوا ہو گیا۔ بہرحال پادری کا کام بھی ہو گیا اور منادی کا بھی۔

قادیان کے زمانے کی ہی بات ہے کہ ضلع لاہور کے کسی گاؤں میں جہاں سکھ اور مومن رہتے تھے سکھوں نے ندا نماز دینے سے جبر سے مومنوں کو روک دیا۔ غالباً مومنوں کی آبادی کم تھی یا وہ کمزور اور سکھ طاقتور تھے۔ حضرت صاحب کو جب علم ہوا تو حضور بے حد مضطرب ہوئے کہ اللہ کا نام اس گاؤں میں سکھوں نے بند کرا دیا ہے۔

چنانچہ محترم جناب گیانی واحد حسین صاحب کو بھیجا کہ کسی طرح ندا کو جاری کراؤ اور انہیں فرمایا کہ میں سخت پریشان ہوں کہ وہاں سے اللہ کا نام بلند نہیں ہورہا۔ گیانی صاحب بھی بڑے بزرگ مربی اور اوریجنل تھنکر Original Thinker تھے۔ گاؤں میں گئے کسی مومن سے نہ ملے اور سیدھے اس گاؤں کی بیت کے چھت پر چڑھ کر گورمکھی زبان میں ترجمہ کرکے ندا دینی شروع کی۔ سکھوں نے جب وہ خوبصورت اور دل نشین آواز سنی تو جوق در جوق اس بیت کی طرف آئے اور محترم گیانی صاحب کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ ان کی بے حد قدردانی عزت افزائی کی اور کہا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ آپ نے آج نہایت عمدہ پیغام بلند آواز میں دیا ہے۔

گیانی صاحب نے کہا کہ یہ وہی ندا ہے جو مومن دیتے تھے آخر اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا یہ توحید ہی کا تو سبق ہے۔ اس میں ہمیں کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ پھر گیانی صاحب نے انہیں بابا گورونانک جی کے شبد بھی سنائے کہ وہ تو مکہ شریف بھی تشریف لے گئے تھے اور ندا اور نماز کے متعلق ان کی یہ تعلیم تھی وغیرہ۔ ان کا انداز ایسا دلربا ہوتا تھا کہ سارے شکوک رفع ہوگئے اور انہوں نے کہا اگر یہ ندا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ انہیں سمجھا کر ندا مومن سے دلا کر حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ حضور بے حد خوش ہوئے۔

1947ء میں برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی۔ اول رتن باغ لاہور اور پھر حضرت صاحب ربوہ میں آئے ابتدائی سالوں کی بات ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر کوئی عمارتیں تو بنی ہی نہیں تھیں۔ سردی کا موسم تھا۔ تو حضور کے حکم پر چھوٹے چھوٹے سائز کی گھاس پھونس کی جھونپڑیاں بنائی گئی تھیں۔ انہیں میں سبھی حاضرین کا قیام و طعام کا انتظام ہوتا تھا۔ وہ جھونپڑیاں شمار سے بیرون تھیں۔ حضور کا ارشاد ہوا کہ ہر نماز کے وقت ہر ایک جھونپڑی میں ہر آدمی ندا دے اور ہزارہا آدمیوں کی ندائیں اور توحید و رسالت کے اعلان سے فضا گونج اٹھے۔ چنانچہ وہ نظارہ بھی نہیں بھولتا کہ وہ سارا عارضی شہر کا شہر پانچ وقت نداؤں سے گونج رہا ہوتا تھا۔ یہ کیا تھا یہ اس عاشق رسول کے عشق ندا کے مظاہرے ہی تو تھے۔ اب تو میں سوچتا ہوں کہ شاید حضور کو ہاتف غیبی نے یہ خبر دی ہو کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ اس مظلوم جماعت پر قدغن لگادی جائے گی۔

یہ میرا قیاس تقویت پاتا ہے جب یاد کرتا ہوں کہ سیدی حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب نے زندگی کے آخری سالوں میں ہر نماز کے بعد لا الہ الا اللہ نہایت سوز بھری آواز کے ساتھ پڑھنا شروع کیا تھا اور ہم بھی ساتھ دہرایا کرتے تھے۔

دوستو اس مالک سے ڈرتے ڈرتے دن بھی بسر کرو اور راتیں بھی کہ وہ راضی تو سب خیر ہے ورنہ انسان تو بے حقیقت ہے۔ مامور زمان فرما گیا ہے کہ ہیچوں خاکم بلکہ زاں ہم کمترے۔ اور ہاں دیکھنا کہ ایسے اللہ کے کسی بندے کو نہ چھیڑ بیٹھنا اور نہ تنگ کرنا۔ جس کے متعلق وہ قادر خدا خود فرماتا ہے۔ کہتا ہے

یہ تو بندہ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

پھر حضرت مصلح موعود بیمار پڑ گئے۔ 1953ء کا سال آیا دسمبر کے آخری دنوں میں حسب معمول جلسہ سالانہ تھا کہ حضور نے وہ معرکۃ الآراء تقریر فرمائی جس کا مزہ 28 دسمبر 1953ء کی شام جن خوش بختوں نے چکھا وہ کب بھول سکتے ہیں۔ سیر روحانی کے تسلسل میں حضور کا علمی مضمون تھا۔ جس کی ریکارڈنگ تو میرے پاس محفوظ ہے۔ بے شمار دفعہ سن چکا ہوں۔ جب کبھی دل کی لگی کو آنسوؤں کی برسات سے بجھانے کی ضرورت پڑتی ہے تو پھر سنتا ہوں اور آنسوؤں کی جھڑی بھی ایسی کہ گویا ساون آنکھوں میں آکر ٹھہر گیا ہے۔

روحانی اور آسمانی مضمون کی شیرینی دلاویزی اور اس مہ رخ کے اب نظر نہ آنے کی محرومی اور حسرت کہ جس کے ہم عاشق تھے اور نہ معلوم ان اشکوں کا موجب کیا کیا ہوتا ہے میں اس کی وضاحت کرنے سے قاصر ہوں۔

بقول پیر فضل شاہ گجراتی

ھویا کی جے تیرے نے نین کھیوے
اکھاں میریاں وی گٹ رھندیاں نے
میرے کول سوھے سوھے اتھروں نے
جے تو رکھنا ایں سرخ شراب ساقی

وہ مضمون جس کو حضور نے بہت طویل بیان فرمایا۔ البتہ گزشتہ بادشاہوں کے نوبت خانوں کا ذکر فرماتے ہوئے حضور نے یہ بھی بیان کیا کہ نوبت خانوں سے بادشاہ ایک کام یہ بھی لیا کرتے تھے کہ بعض تقریبات جن میں بادشاہ سلامت خود دیدار کراتے تو نوبت بجتی تھی۔ مگر یہ نوبت کبھی سال بعد کبھی اس سے بھی زیادہ مدت یا کم مدت کے بعد۔ مگر ضروری نہیں ہوتا تھا کہ بادشاہ کا سارے لوگ دیدار کر بھی سکیں۔ کچھ لوگ حاضر ہوتے، کچھ بے چارے دور سے ہی بادشاہ کی سواری دیکھ کر یا سواریوں کا دھول دھپا کھا کر واپس لوٹ آتے اور پھر ان بادشاہوں کا کوئی مقابلہ زمین و آسمان کے خالق اور مالک سے کیا تھا وہ تو کوئی 100 گاؤں کا کوئی 200 گاؤں کا یا کوئی ایک ملک کا مالک ہوتا کوئی اس ایک سے زیادہ ملکوں کا مالک ہوتا۔ مگر یہ تو ”اکبر“ ہے۔ سب سے بڑا۔ قرون اولیٰ میں قیصر و کسریٰ بڑے حکمران تھے اور اب امریکہ ”سپر پاور“ مگر کیا مجال جو اس اعلیٰ و اکبر کے سامنے آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی سکیں اور وہاں نوبت بجتی تھی کہ ٹم ٹم ٹوں ٹوں کہ مطلب ہے بادشاہ کے دیدار کے لئے آجاؤ۔ حضور فرماتے ہیں کہ بھلا ٹم ٹوں ٹوں سے بادشاہ کے دیدار کا کیا تعلق؟

لیکن ہمارا بادشاہ وہ بادشاہ ہے جس کے سامنے بڑے سے بڑے بادشاہ کو آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی سکت نہیں۔ اور وہ سال میں یا دو سال میں ایک بار نہیں اور یہ بھی نہیں کہ اس بادشاہ کا دیدار کرنے کے لئے سینکڑوں یا ہزاروں میلوں کا سفر کرکے جانا پڑے۔ بلکہ ہر شہر کے ہر محلّہ میں ہر گاؤں میں دن میں پانچ مرتبہ آجاتا ہے اور ٹم ٹوں ٹوں سے نہیں بلاتا بلکہ بلانے والا منادی بادشاہ کی شان بھی بیان کرتا ہے اور بادشاہ کے پاس آنے سے جو فیوض روحانی اور جسمانی حاصل ہوں گے وہ بھی بیان کرتا ہے اور پھر حضور نے نہایت نغمگی کے ساتھ اور سوز کے ساتھ ندا کے الفاظ سارے دہرائے اور مطالب بیان کئے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ جس اچھوتے اور دلنواز اور ایمان افروز انداز میں حضرت مصلح موعود نے ندا کے الفاظ کی فلاسفی اور مطالب بیان کئے۔ صفحہ دنیا پر اس وقت کوئی شخص نہیں۔ جو حضور کے بیان فرمودہ معارف کی گرد کو بھی پہنچ سکے۔ یہ نوبت خانوں کا روحانی پیرائے میں ذکر بھی ندا نماز کے ساتھ حضرت مصلح موعود کے عشق کی ایک قوی اور معتبر شہادت ہے۔ پھر حضور نے نہایت ہی فکر انگیز ایمان افروز اور دلکش انداز میں اس آسمانی نوبت کا ذکر بھی کیا۔ اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ کس طرح 1400 سال قبل مشرق میں حکمران کسریٰ اور مغرب میں قیصر کی زبردست حکومتیں اس بظاہر ناقابل اعتنا نہایت غریبانہ نوبت خانوں میں اللہ اکبر اللہ اکبر پکارنے والوں کی زد میں آئیں اور وہ نوبتی خود بھی بہت غریب اور بے نوا تھے۔ نہ تن ڈھانکنے کو انہیں کپڑے میسر تھے اور نہ ہی اور دنیا کی کوئی سہولت میسر اور نوبت خانہ جس میں وہ اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ وہ بھی ایسا کہ نہ چھت نہ فرش کھجور کی ٹہنیوں سے اس کا سر اڈھانکا ہوا تھا۔ بارش ہوتی تھی تو اس میں عبادت کرنے والوں کے کیچڑ میں پاؤں دھنس جاتے تھے اور ماتھے مٹی آلود ہوجاتے تھے۔ عبادت کے بعد کوئی خشک گوشہ اگر نظر آتا تو بہتر ورنہ اس بارش میں ٹپکتی چھت کے نیچے بیٹھ کر کامل یقین اور پختہ ایمان سے سرگوشیاں کرتے تھے کہ جیسا ہمارے محبوب اور مطاع ﷺ نے اللہ سے خبر پاکر ہمیں بتایا ہوا ہے۔ انشاء اللہ ہم مشرق پر بھی قابض ہوجائیں گے اور مغرب پر بھی اور شمال میں بھی ہمارے خدائے واحد کی سلطنت ہوگی اور جنوب میں بھی اور پھر سیدنا حضرت رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں وہی بظاہر غرباء اور یہ باطنی بادشاہ کہ انہیں خدائے قادر پر کامل یقین تھا۔ فتح یاب بھی ہوجاتے ہیں اور حضور کی وفات کے نو سال کے اندر ہی ساری معلومہ دنیا پر حکمران ہوجاتے ہیں۔

پھر حضور نے اپنی جماعت کو مخاطب کرکے بڑے زوردار اور بارعب پاٹ دار آواز میں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے انہیں اس نوبت خانے کی تولیت کی ذمہ داری سپرد فرماتے ہوئے انہیں آسمانی بادشاہت کے موسیقارو کے موقر اور معزز خطاب سے نوازا۔ کاش کہ میں اس تقریر کا آخری حصہ یہاں من وعن درج کرنے کی توفیق پاتا۔ مگر میری کمزوری اور بے بسی کا بُرا ہو۔ میں قارئین کرام کو اس حظ میں شامل کرنے سے بوجوہ قاصر ہوں۔ جو ابھی ابھی میں سن کر محظوظ ہوا ہوں۔

آخر میں 28 دسمبر 1953ء کی عشاء کے وقت کا حوالہ پھر دیتا ہوں۔ جنہوں نے وہ سعید ساعتیں میرے سید و مرشد کے جلو میں گزاریں۔ وہ ہی کچھ ان کی کیفیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں مجھ میں بلکہ کسی اور میں بھی یہ طاقت نہیں کہ اس روحانی کیفیت اور رفع کا احوال بیان کرسکے۔ جو اس شام ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہمارا مطاع بھی زمین پر نہیں ہے۔ کہیں آسمان کی بلندیوں میں محو پرواز ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ میرا خدا شاہد ہے کہ میں اس وقت حضور کے قدموں میں بیٹھا تھا۔ ایسا معرفت کا پُر کیف ریلا آیا کہ جس نے ہماری خطاؤں اور معاصی کے ساتھ ہی ہمیں بھی کسی اور عالم میں پہنچادیا۔

عالم تصور میں میں یہ سطور لکھتے ہوئے اس غیر معمولی جذب اور کیف کی حالت کو دیکھ رہا ہوں اور اپنی حالت کا اندازہ لگا رہا ہوں کہ اس وقت میں کہاں اور کسی حالت میں تھا۔ بزبان حال ہم یہ عاجزانہ صدا لگا رہے تھے۔

ہم فقیروں پہ لطف شاہانہ
بخت آور لگی ہے فال ہمیں
ہم ثریا سے ہو کر آجائیں
جب بھی تھوڑا سا دیں اچھال ہمیں

آخر 1965ء میں وہ دین حق کا فدائی ندا نماز کا عاشق صادق اس لئے کہ اس میں اس کے خالق و مالک کی کبریائی کا ذکر بھی تھا اور اس کے محبوب عربی ؐ کے بلند و بالا درجات کا بھی نشان ملتا تھا۔ جس کے بارہ میں آپ فرماتے تھے کہ

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
میرا معشوق محبوب خدا ہے

ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوگیا اور اپنے رب کریم کے قدموں میں جا بیٹھا اور ہم مہجور ہاتھ ملتے ہی رہ گئے۔ بے ادبی یا گستاخی نہ ہو تو میں آپ کی پاک روح کو یوں مخاطب ہونے کی جرأت کرتا ہوں۔

مرے آقا مری اک عرض سن لو
نہیں رکتی ہے منہ پر بات آئی
یہ بدلہ تھا کیا مہر و وفا کا
کہ اتنی ہوگئی بے اعتنائی
وہ صورت دیکھتے تھے جس کو ہر روز
کچھ ایسی آپ نے ہم سے چھپائی
کہ آنا خواب تک میں بھی قسم ہے
نہ تھی گویا کبھی بھی آشنائی
کہیں ہم کس سے یہ درد نہانی
بجز ترے مسیح قادیانی

آر۔ایس بھٹی

موبائل فون کی مقبولیت اور نقصانات

موبائل فون کا حد سے زیادہ استعمال انسانی صحت کے لئے مضر ہے

پچھلے چند سالوں میں جن شعبوں میں نمایاں ترقی ہوئی ہے، موبائل فون کا شعبہ ان میں سے ایک ہے۔ چند سال پہلے تک اس کے ماہوار اخراجات لاکھوں تک چلے جاتے تھے۔ اور صرف امراء ہی ان اخراجات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ لیکن آج ان کا استعمال اتنا عام ہو گیا ہے کہ چھابڑی والا بھی جیب میں موبائل فون رکھتا ہے۔ اگست 2005ء کی شماریات کے مطابق دنیا بھر میں دو بلین سے زائد افراد موبائل فون استعمال کر رہے ہیں۔ انسانی ایجادات جہاں زندگی میں سہولیات پیدا کرتی ہیں وہاں ان کے نقصانات بھی سامنے آتے ہیں۔ موبائل فون کے نقصانات کے موضوع پر تحقیقات تیزی کے ساتھ جاری ہیں اور آئے دن اس موضوع پر ایک نئی تحقیق سننے میں آتی ہے۔

نقصانات

جو نقصانات موبائل فون کے سامنے آئے ہیں ان میں سے پہلا نقصان اس کی مائیکرو ویو (Microwave) شعاعوں سے پیدا ہونے والی حدت ہے۔ جو جسم کی حیات کے درجہ حرارت میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ جب کوئی شخص موبائل فون استعمال کرتا ہے تو اس سے پیدا ہونے والی گرمی کے اثرات انسان کے سر کی جلد میں پیدا ہوتے ہیں اور خلیوں کا درجہ حرارت معمولی سا بڑھ جاتا ہے۔ جس سے جسم کے اس حصہ کا خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انسانی سر کے بعض حصے زیادہ حساس ہوتے ہیں اور درجہ حرارت کے بڑھنے سے توڑ پھوڑ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مثلاً نروفائبر وغیرہ۔

یہ تو درجہ حرارت کے بڑھنے سے ہونے والے نقصانات ہیں اس کے علاوہ موبائل فون سے نکلنے والی شعاعوں کی وجہ سے خلیوں کے ڈی۔این۔اے تباہ ہو جاتے ہیں۔ موبائل فون سے اعشاریہ تین سے دو واٹ فی کلوگرام (0.3to 2 watts/Kg) شعاعیں انسانی خلیوں میں جذب ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے سنگل اور ڈبل سٹرینڈ (Double-strand) ڈی این اے میں توڑ پھوڑ کا عمل مشاہدہ میں آیا ہے۔ ڈی این اے میں جینیاتی مواد ہوتا ہے۔ یہ توڑ پھوڑ دوبارہ ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگلی نسل کے خلیوں میں یہ توڑ پھوڑ منتقل ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لیکن اس تحقیق کی مخالفت میں بھی بہت بحث ہوئی ہے۔

اس سے پہلے مختلف تحقیقات سے انسانی خلیوں میں درجہ حرارت کے بڑھنے کی وجہ سے سر درد اور متلی کا ہونا ثابت تھا۔ ناروے اور سویڈن میں ایک تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ جو لوگ روزمرہ کام کے دوران موبائل فون استعمال کرتے ہیں ان میں حیات کے درجہ حرارت میں اضافہ کے علاوہ فون کے استعمال کے قریباً آدھے گھنٹے کے اندر سر درد شروع ہو جاتی ہے جو دو گھنٹے تک جاری رہتی ہے۔ اور یہ علامات عموماً پانچ منٹ تک فون پر بات کرنے سے شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ سستی، متلی، بے قاعدگی، سر درد اور ذہنی تناؤ، یادداشت کی کمزوری، دل کا دھڑکنا اور نظام انہضام کی خرابی شامل ہیں۔

موبائل فون اور دماغ کا کینسر

موبائل فون کے بارے میں جو سب سے زیادہ موضوع آجکل زیر بحث ہے وہ ٹیومر یا دماغ کا کینسر ہے۔ موبائل فون کے متواتر استعمال سے دماغ میں برین ٹیومر کی ایک قسم (Acoustic Neuroma) ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ موبائل فون کے اس قسم کے بداثرات عموماً دس سال تک فون کے متواتر استعمال کے بعد ظاہر ہونے شروع ہوتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ موبائل فون کی شعاعیں انسانی خلیوں کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ دماغ کے کینسر کا خطرہ موبائل فون کے استعمال سے بڑھ جاتا ہے کیونکہ دماغ کے کچھ حصہ موبائل فون کی مائیکرو ویوز شعاعوں کا براہ راست سامنا کرتے ہیں۔ دراصل موبائل فون کو بیس اسٹیشن (Base Station) سے لہریں وصول کرنے کے لئے بہت زیادہ توانائی کی ریڈیو فریکوینسی لہریں بھیجنی پڑتی ہیں۔ اور جس وقت موبائل فون سے یہ لہریں نکلتی ہیں تو وہ دماغ کے بالکل قریب میں ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس قسم کی رپورٹ سامنے آئی ہیں کہ ڈبل سٹرینڈ ڈی۔این۔اے میں توڑ پھوڑ کے عمل سے کینسر ٹیومر بڑھ جانے کے خطرات ہیں۔ جو سب سے زیادہ پریشان کن دریافت ہے۔

2003ء کی ایک تحقیق جو انٹرنیشنل جرنل آف اونکالوجی میں شائع ہوئی کے مطابق موبائل فون کی وجہ سے دماغ کے کینسر کا خطرہ تیس فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔ شعاعیں قریباً آدھ سے ایک انچ تک دماغ اور اس کے اردگرد کے حصے میں جذب ہو جاتی ہیں اور ان شعاعوں کا قریباً ساٹھ فیصد حصہ جذب ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ بہرہ پن، توازن کا بگڑنا اور ایک کان میں شور سنائی دینا بھی اس کے بداثرات میں سے ہیں اگرچہ ان علامتوں کی بعض اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔

2004ء میں سٹاک ہوم میں ہونے والی ایک تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ جو لوگ موبائل فون کا لمبا عرصہ استعمال کرتے رہے ہیں ان میں نان کینسرس رسولیوں کا خطرہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں چار گنا زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ رسولیاں اس طرف بنتی ہیں جدھر وہ فون پکڑتے ہیں۔

اس کے علاوہ موبائل فون کی الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ دماغ میں ہونے والے عوامل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ خصوصاً دماغ کے وہ عوامل جو آواز یعنی سننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

چوہوں کو جب موبائل فون کی شعاعوں میں دو گھنٹے تک رکھا گیا تو ان کے دماغ کے ان خلیوں میں توڑ پھوڑ کا عمل دیکھا گیا جو یادداشت سیکھنے کے عمل اور نقل و حرکت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسے شواہد بھی ملے ہیں جو انسانوں میں الزیمر (Alzheimer) کے مرض سے تعلق رکھتے تھے۔ اگرچہ انسانوں کے اوپر اس قسم کے تجربات کا فی الحال کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اور یہ بھی درست ہے کہ چوہے انسانوں کے مقابلے میں ان شعاعوں کے بارے میں بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ لیکن انسانوں کے اوپر تجربات بعد میں مرگی اور دماغ میں مستقل طور پر توڑ پھوڑ، سٹروک یا موت کا باعث بھی بن سکتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تجربات کرنا مشکل کام ہے۔

موبائل فون اور بلڈ پریشر

ایک جرمن تحقیق کے مطابق موبائل فون کے استعمال سے بلڈ پریشر کا بڑھ جانا بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ اگر آپ 35 منٹ موبائل فون استعمال کریں تو جو الیکٹرو میگنیٹک فیلڈ موبائل فون سے پیدا ہوتی ہے اس کی وجہ سے بلڈ پریشر پانچ سے دس ملی میٹر مرکری (mm Hg) تک بڑھ جاتا ہے۔ خون کے دباؤ میں یہ اضافہ کسی شخص کو سٹروک یا دل کے حملہ کرنے کے لئے کافی ہے۔

بیس Base سٹیشن اور کھمبے

انسانی صحت کے لئے زیادہ پریشان کن صورتحال سیلولر کمپنیوں کے وہ انٹینا ہیں جو زمین میں گاڑے جاتے ہیں اور عموماً گنجان آباد علاقے میں لگائے جاتے ہیں۔ موبائل فون کے برخلاف بیس اسٹیشن (انٹینا) سے متواتر شعاعوں کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ جو اس (انٹینا) کے قرب میں 300 میٹر کے علاقے کے اندر رہتے ہیں ان میں عموماً تھکاوٹ، سر درد، نیند کی بے قاعدگی اور یادداشت کی کمزوری دیکھنے میں آئی ہے۔

جیسے جیسے ٹیکنالوجی ترقی کر رہی ہے اور موبائل فون کی مانگ بڑھ رہی ہے شہروں میں بیس سٹیشن کی تعداد میں بھی تیزی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اس دوڑ میں شامل ٹیلی فون کمیونیکیشن کمپنیاں بیس سٹیشن کو مشترک طور پر استعمال میں لانے کی زحمت نہیں کرتیں بلکہ ہسپتالوں، گھروں اور سکولوں کی عمارات کے پاس اپنے بیس سٹیشن قائم کر دیتی ہیں۔ اور یہ بیس اسٹیشن انسانی صحت پر برے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ موبائل فون کے خطرات کے باوجود اس کا استعمال ہر انسان کا ذاتی مسئلہ ہے لیکن یہ بیس سٹیشن اور کھمبے شہریوں کی صحت کے لئے واضح خطرہ ہیں۔

موبائل فون کی SAR

SAR ایک اصطلاح ہے جو موبائل فون کے جانداروں پر بداثرات کے لئے بولی جاتی ہے۔ یہ Specific absorption ratio کا مخفف ہے۔ اور یہ ریڈیو توانائی کی انسانی بافتوں (ٹشو) میں جذب ہونے کی مقدار ہے۔ اگرچہ یہ موبائل فون کی وجہ سے جاندار خلیوں میں ہونے والی توڑ پھوڑ کو مکمل طور پر تو نہیں بتاتی لیکن اس سے ایک اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دماغ کتنی توانائی جذب کر رہا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ حد، شعاعوں کے عالمی ادارے کی طرف سے

(International Commission of Non-Ionizing Radiation Protection)

مقرر کی جاتی ہے۔ جو کہ 2W/kg سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ بعض محفوظ ماڈلز کے لئے SAR کا چارٹ اس طرح سے ہے۔

Menufaecturer/Model	SAR
Motorola Star Tac 130	0.10
Nokia 8810	0.22
Hagenuk Global	0.28
Mitsubishi Trium Galaxy G-130	0.37
Sony CM-DX 1000	0.41
Ericsson SH888	0.42

اس کے علاوہ مختلف کمپنیوں کے مختلف ماڈل کی SAR شرح اس ویب سائٹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

http://www.cancer-health.org/
/Cell_phone_radiation.html

احتیاطی تدابیر

موبائل فون کے بداثرات سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

☆ اگر آپ گاڑی میں ہیں تو external fixed antenna استعمال کریں کیونکہ گاڑی میں مائیکرو ویوز شعاعوں کے بداثرات بڑھ جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ زیادہ لمبی بات کے لئے موبائل فون کی بجائے دوسرے ٹیلیفون کا استعمال کریں۔

☆ موبائل فون کے ساتھ ہینڈ فری ایڈاپٹر استعمال کرنے کا ایک فائدہ ہوتا ہے کہ آپ گردن اور کمر کے اوپری حصہ میں ہونے والی کچھ اضافی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ جو کہ عموماً فون کو بے آرامی کی حالت میں سننے سے ہو جاتی ہے۔

☆ کوشش کریں کہ موبائل فون کو ایسی جیب میں

نہ رکھیں جہاں یہ آپ کے جسم کے ساتھ مس کرتا ہو خصوصاً دل کے قریب کی کسی جیب میں رکھنا مناسب نہیں لیکن بہرحال جیب یا بیلٹ کے ساتھ لٹکانے سے یہ کم ازکم آپ کے دماغ سے دور رہتا ہے۔

☆ بعض سیلولر کمپنیاں اس قسم کی پیشکش کرتی ہیں کہ اگر فلاں پیکج خریدیں تو آپ کو اتنے منٹ ماہوار مفت دیئے جائیں گے۔ اور لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ موبائل فون استعمال نہ کریں گے تو ان کے یہ پیسے ضائع ہو جائیں گے۔ اگر آپ کوئی ایسا پیکج لے بیٹھے ہیں تو براہ مہربانی اسے واپس کر دیں اور اپنے دماغ کو تباہ ہونے سے بچائیں۔

☆ بچوں کو موبائل فون کے استعمال سے ہر ممکن حد تک پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ان کا دماغ ابھی نشوونما کے مراحل سے گزر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے ان کا دماغ مائیکرو ویوز شعاعوں کے بداثرات اور زیادہ جذب کرتا ہے۔

☆ اس کے علاوہ ان بداثرات کا انحصار کافی حد تک موبائل فون کی ٹیکنالوجی پر بھی ہوتا ہے۔ جی ایس ایم (GSM) ٹیکنالوجی میں عام طور پر شعاعیں Pulsed radiation ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان شعاعوں کا لیول بہت تیزی کے بڑھتا اور گھٹتا ہے۔ جبکہ 3G ٹیکنالوجی میں ایک ہی لیول کی شعاعیں استعمال ہوتی ہیں۔ عام طور پر پلزڈ شعاعیں خلیوں پر زیادہ اثرات مرتب کرتی ہیں۔ موبائل فون کے بارے میں جو تحقیقات ہوتی ہیں ان میں محققین عموماً مختلف طرح کی ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے نتائج زیادہ واضح نہیں ہوتے۔ اور ان میں اختلافات بھی پائے جاتے ہیں۔ عام طور پر یہ بداثرات دس سال سے زائد عرصہ تک فون کا استعمال کرنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔

☆ موبائل فون کا استعمال کم سے کم کریں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ موبائل فون کا استعمال اپنی زندگی میں پانچ منٹ ماہوار تک، کم کر دیں۔

☆ پرانے اینالوگ (analogue) کی بجائے ڈیجیٹل فون کے استعمال سے بداثرات میں کمی ہوتی ہے۔

☆ اس کے علاوہ ایک میگنیٹک پلیٹ موبائل فون کے پچھلی طرف چپکا دی جاتی ہے جس سے شعاعوں کے بداثرات پچاس سے پینسٹھ فیصد تک کم ہو جاتے ہیں۔

جہاں نئی تحقیقات سے کچھ نئی باتیں سامنے آتی ہیں وہاں کچھ پرانی باتیں غلط بھی ثابت کی جاتی ہیں۔ مثلاً کچھ عرصہ پہلے یہ کہا گیا کہ اگر ہیڈ سیٹ (head set) کے ساتھ موبائل فون استعمال کیا جائے تو اس سے نقصان کم ہوتا ہے لیکن بعد میں اس رپورٹ کی نفی کی گئی۔ لیکن بہرحال موبائل فون جو چوبیس گھنٹے آپ کے ساتھ رہتا ہے اور اس میں متواتر سگنلز آ جا رہے ہوتے ہیں تو یہ انسان کے لئے کوئی صحت مند صورت حال نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اس کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔

ایک سب سے اہم نقصان جو موبائل فون کی وجہ سے ہوتا ہے وہ ذہنی پریشانی ہے، خاص طور پر جب آپ ڈرائیونگ کرتے یا سڑک پار کرتے، وقت فون پر بھی بات کر رہے ہوں۔ موبائل فون کی شعاعوں سے ہونے والے بداثرات ایک تو ابھی تحقیق کے مراحل سے گزر رہے ہیں اور ویسے بھی کچھ وقت گزرنے کے بعد ظاہر ہونا شروع ہوتے ہیں۔ لیکن یہ نقصان جو ڈرائیونگ کرتے ہوئے، سڑک پار کرتے ہوئے یا ایسی ہی کسی وجہ سے ہو، جان لیوا بھی ہو سکتا ہے، لہٰذا اس سلسلے میں احتیاط از حد ضروری ہے۔ اس لئے یاد رکھیں کہ اگر ڈرائیونگ کرتے ہوئے موبائل بجے تو یا تو گاڑی کھڑی کر لیں یا پھر فون بند کر لیں۔

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مربی سلسلہ سیرالیون

46واں جلسہ سالانہ سیرالیون

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کا 46واں جلسہ سالانہ مورخہ 12 فروری 2006ء کو نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

امسال اس جلسہ میں ملک کے صدر اور نائب صدر کے علاوہ آٹھ وزراء، چار ڈپٹی وزراء 25 پیرا ماؤنٹ چیفس اور 30 پیرا ماؤنٹ چیفس کے نمائندے، اعلیٰ گورنمنٹ افسران، قبائلی سردار اور بعض مسلمان اور عیسائی لیڈر شامل ہوئے۔

جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 12300 رہی۔ صدر مملکت اور نائب صدر مملکت نے منسٹرز اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ نماز جمعہ اور پھر دوپہر کے کھانے میں بھی شرکت کی۔

نائب صدر مملکت نے پہلے دن کے دوسرے سیشن میں بھی شرکت کی اور تعلیم کے میدان میں اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب بھی کیا۔

جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی ریڈیو پر براہ راست نشر ہوئی۔ اسی طرح بعد ازاں ٹیلی ویژن اور ملک بھر کے ریڈیو سٹیشنز پر یہ کارروائی اور جماعت کا تعارف بار بار دکھایا جاتا رہا۔

جلسہ کے تینوں دن احباب جماعت نے تمام پروگرامز میں نہایت جوش وخروش سے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ جہاں جماعت کے احباب کے لئے بابرکت فرمائے وہاں ملک کے لئے بھی بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 3 مارچ 2006ء)

واقفین زندگی میں دو قسم کے آدمی ہیں۔ ایک وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دین کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں اور دوسرے وہ جن کا رجحان اس طرف ہے کہ دنیا کا علم سیکھ کر دین کی خدمت کریں۔ سلسلہ کیلئے دونوں قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ تا ہر قسم کے کاموں کو جاری کیا جا سکے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تبصرہ

نئی منزلیں ہیں پکارتی سفرنامہ پنجاب

سفرنامہ نگار: محمد داؤد طاہر
ناشر: فیروز سنز لمیٹڈ
صفحات: 352
قیمت: 350 روپے

جناب محمد داؤد طاہر نے سفرنامہ نگاری کی ابتداء مغربی دنیا کی سیاحت کے بارے میں طبع آزمائی سے کی۔ ان کا پہلا سفرنامہ ''شوق ہمسفر میرا'' اپنی نوعیت کا اچھوتا اور غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا۔ انہوں نے پاکستان کے سفر کی ابتداء پنجاب سے کی۔ ان کے پنجاب شناسی کے پہلے سفر کے احوال ان کے سفرنامہ ''منزل نہ کر قبول'' کی شکل میں سامنے آئے۔ اس سفرنامے کا موضوع اٹک سے لے کر شاہدرہ تک اور اس کے اردگرد پھیلا ہوا پنجاب تھا۔

اب ان کا حال ہی میں طبع ہو کر منظر عام پر آنے والا سفرنامہ 'نئی منزلیں ہیں پکارتی، موٹروے کے گرد و نواح میں آباد پنجاب کے ماضی و حال کے بارے میں نئی منزلوں کی نشاندہی کرتا ہے اس میں اسلام آباد۔ لاہور اور لاہور فیصل آباد موٹروے اور اس کے گرد و نواح میں واقع کئی مقامات کی سیاحت کا حال بیان کیا گیا ہے۔ ان کے سفر میں ننکانہ صاحب، گنگا پور، کوٹلی مقبرہ، شیخوپورہ، جنڈیالہ شیر خاں، فاروق آباد، سچا سودا، جھنگ، اٹھارہ ہزاری، پنڈی بھٹیاں، چنیوٹ، ربوہ، تخت ہزارہ، خوشاب، وادی سون سکیسر، پدھراڑ، نور پور، بھیرہ، احمد آباد کے نواح میں واقع قدیم بھیرہ کے کھنڈرات، کھیوڑہ، کلر کہار، دوالمیال، کٹاس، چواسیدن شاہ، بلکسر اور بھلہ کریالہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ مقامات دیکھنے کے لئے ان کو کئی سفر کرنے پڑے۔

داؤد طاہر صاحب کے سفرناموں کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ کے ساتھ ساتھ بدھ، ہندو اور سکھ آثار شامل کر کے تاریخ کو یک طرفہ ہونے سے بچا لیا ہے۔ چنانچہ پنجاب شناسی کے اس دوسرے سفر کا آغاز ننکانہ صاحب سے کیا گیا ہے جو بابا نانک کا جنم استھان ہونے کے ناتے ساری دنیا کے سکھوں کے لئے ایک انتہائی محترم جگہ ہے۔ اور اس کے بعد مصنف قدم قدم پر دینی اور صوفیانہ تحریک کے تہ در تہ حسن کو بے نقاب کرتے نظر آتے ہیں۔ لاہور سے راولپنڈی تک کے اس سفر کے دوران وہ لوک روایات، صوفیاء کی باتیں، تاریخی صداقتوں کو سامنے لاتے ہوئے پنجاب کے تمدنی ورثے کا حسن اجاگر کرنے میں کوشاں دکھائی دیتے ہیں۔

زیر تبصرہ سفرنامے میں مصنف اپنے روایتی انداز سے پنجاب کے مختلف خطوں کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں اور ان کو اس انداز سے سمویا ہے کہ کہیں بھی غیر ضروری اور حد سے زیادہ ہونے کا گمان نہیں ہوتا۔ ننکانہ صاحب کے بعد وہ ہمیں سرگنگا رام کے مشہور زمانہ زرعی فارم واقع گنگا پور لے جاتے ہیں شیخوپورہ کے شاہی قلعہ اور ہرن مینار کی سیر کراتے ہیں، پنجابی زبان کے معروف شاعر وارث شاہ کے مزار واقع جنڈیالہ شیر خان کی نقشہ کشی کرتے ہیں۔ فاروق آباد کے میوزیم میں موجود تاریخی چیزیں دکھاتے ہیں۔ سکھوں کے متبرک مقام گوردوارہ سچا سودا اور پاکستان میں عیسائیوں کے ایک بڑے مرکز مریم آباد سے متعارف کراتے ہیں۔ اور ذہنی مریضوں کی بہبود کے لئے قائم شدہ فاؤنٹین ہاؤس میں مقیم مریضوں سے ملاقات بھی کراتے ہیں۔

اپنے ان سفروں کے دوران دور شاہجہانی میں ہندوستان کے وزیراعظم، نواب سعداللہ خاں کے مولد موضع پتراکی، چنیوٹ کے گلزار محل، شاہی مسجد اور ربوہ کی پہاڑیوں میں موجود زمانہ قدیم کی نقاشی کی ایک جھلک دکھاتے ہوئے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ کالرہ میں واقع متحدہ پنجاب کے یونینسٹ وزیراعظم، سر خضر حیات ٹوانہ اور ان کے خاندان کی حویلیاں اور مزارات، دھریمہ میں شاہجہان کے بیٹے شہزادہ شجاع کی مزعومہ قبر، خوشاب اور بھیرہ میں شیرہ شاہ سوری کی تعمیر کردہ مساجد، وادی سون سکیسر، مانگٹ میں تقریباً سات سو سال پرانی سلیمانی مسجد، کھیوڑہ میں کان نمک اور جلال پور شریف کا سیاحت نامہ ان کے اس سفرنامے کا ایک اہم حصہ ہے۔

وہ ہمیں دوالمیال ضلع چکوال کے تاریخی گاؤں، کٹاس کے متبرک ہندو مندروں اور تلہ گنگ کے نواح میں واقع موضع کھچیاں کی شاہی مسجد سے متعارف کرانا بھی نہیں بھولتے۔ وہ اپنے اس سفر کے آخری مرحلے میں ہمیں ضلع چکوال ہی کے ایک گاؤں موضوع نیلہ بھی لے جاتے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب تاریخ و آثار شناسی کی قابل قدر کاوش ہے۔ اس کے ذریعہ ہم پنجاب کے ماضی کی اقدار کو زندہ ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس کتاب کے مطالعہ سے یہ احساس بھی اجاگر ہوتا ہے کہ ہمارے ماضی کے مٹتے ہوئے یہ آثار توجہ طلب ہیں۔ اگر ان کی مرمت اور دیکھ بھال جاری رہے تو سیر و سیاحت کے شعبہ میں گرانقدر ترقی کا راستہ کھل سکتا ہے۔ اس لئے اس تاریخی اور تہذیبی ورثہ کی مسلسل نگہداشت ہمارے ماضی کو بھی زندہ رکھے گی اور مستقبل کی جانب بھی رہنمائی میں مدد ہوگی۔

جناب داؤد طاہر صاحب کی یہ کاوش اس لحاظ سے بھی قابل تحسین ہے کہ ہر باب کو ایک موزوں مصرعہ کے عنوان سے سجایا گیا ہے اور اس کتاب کا نام ڈاکٹر عاصی کرنالی کے اس شعر سے لیا گیا ہے

قدم قدم پہ نئی منزلیں پکارتی ہیں
سفر کا ذوق اگر ہو کسی مسافر میں

اس دلچسپ معلوماتی سفرنامہ کی اشاعت پر مصنف مبارکباد کے مستحق ہیں۔ (ایف شمس)

جاپان۔ چڑھتے سورج کی سرزمین

سرکاری نام:
نپون (Kingdom of Nippon Japan)

پرانا نام:
زپانگ

وجہ تسمیہ:
جاپان بھی پن کی بگڑی شکل ہے جس کے معنی ہیں ''چڑھتے سورج کی سرزمین''

محل وقوع:
شمال مشرقی ایشیا

حدود اربعہ:
اس کے شمال میں روس۔ مغرب میں کوریا (جنوبی) اور مشرق میں بحرالکاہل واقع ہیں

جغرافیائی صورتحال:
جاپان بھی جزیروں کا ایک گروپ ہے جو ایشیا کے مشرقی ساحل سے کچھ دور 3800 کلومیٹر طویل ایک قوس کی شکل میں 31 اور 45 شمالی عرض بلد تک پھیلا ہوا ہے۔ چار بڑے جزیروں کے علاوہ جاپان تقریباً 6800 ننھے منے جزیروں کی زنجیر پر مشتمل ہے۔ بڑے جزیرے ہونشو (رقبہ 87,805 مربع میل)۔ ہوکیدو (رقبہ 30,144 مربع میل) کیوشو (14,114 مربع میل) اور شیکوکو (7049 مربع میل) ہیں۔ ہونشو کل رقبے کا 60 فیصد ہے۔ اس کے شمال میں روس کے جزائر کیورل اور سکھالین اور مغرب میں بحیرہ جاپان اور شمالی وجنوبی کوریا واقع ہیں۔ کل زمین کا 66 فیصد پہاڑی ہے اور 200 سے زیادہ آتش فشاں چوٹیاں ہیں۔ پوری دنیا کے آتش فشانوں کا دسواں حصہ جاپان میں ہے۔ ان میں 54 پہاڑ بہت خطرناک ہیں۔ شمالی جزیرہ ہوکیدو ساکھالین جزیرے سے 45 کلومیٹر کے کم فاصلے پر اور جنوبی جزیرہ کیوشو کوریا سے صرف 200 کلومیٹر کی دوری پر ہیں۔ سرزمین جاپان کی کل لمبائی 3000 کلومیٹر ہے۔ بحیرہ جاپان اسے روس شمالی وجنوبی کوریا سے ملاتا ہے۔ جاپانی جزائر خوبصورت مناظر سے بھرپور ہیں۔ ساحل کی لمبائی 13,685 کلومیٹر۔

رقبہ:
377,708 مربع کلومیٹر

آبادی:
12 کروڑ 70 لاکھ (2000ء)

دارالحکومت:
ٹوکیو Tokyo (ایک کروڑ)

بلند ترین مقام:
ماؤنٹ فوجی یاما (3776 میٹر)

بڑے شہر:
اوساکا۔ یوکوہاما۔ ناگویا۔ کیوٹو۔ ہیروشیما۔ ناگاساکی۔ کوبے۔ ساپورو۔ کیتا کیوشو۔ کاواساکی۔ فوکوکا۔ متسویاما

سرکاری زبان:
جاپانی (کورین)

مذاہب:
شنتومت۔ بودھ مت

اہم نسلی گروپ:
جاپانی 99 فیصد۔ باقی کورین

یوم آزادی:
28 اپریل 1952ء

رکنیت اقوام متحدہ:
18 دسمبر 1956ء

کرنسی یونٹ:
ین 100=Yen سین (بینک آف جاپان 1882ء)

انتظامی تقسیم:
47 پریفیکچر (علاقے یا صوبے)

موسم:
معتدل رہتا ہے زیادہ تر آب وہوا خوشگوار ہوتی ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
چاول۔ گندم۔ آلو۔ پھل وسبزیاں۔ چائے۔ چقندر۔ تمباکو۔ (پولٹری۔ مویشی)

اہم صنعتیں:
جہاز سازی۔ الیکٹرانکس و بجلی کا سامان۔ ٹیکسٹائل۔ موٹر گاڑیاں۔ مشینری۔ فولاد۔ ایلومینیم۔ سیمنٹ۔ کاغذ۔ ماہی گیری

اہم معدنیات:
کوئلہ۔ میگانیز۔ جست۔ تانبا۔ سیسہ۔ گندھک

مواصلات:
قومی فضائی کمپنی ''JAL جاپان ایئرلائنز'' (17 ہوائی اڈے) آٹھ بندرگاہیں یوکوہاما۔ ٹوکیا۔ کوبے۔ اوساکا۔ ناگویا۔ چیبا۔ کاواساکی۔ ہاکودیت۔ ملک میں ریلوے کا جدید اور تیز رفتار ترین نظام موجود ہے۔

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مدنادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔
(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ملکی اخبارات سے

خبریں

الیکشن کی تیاری کریں صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ لیگی رہنما اختلافات ختم کر کے الیکشن کی تیاری کریں۔ سیاسی جماعتیں بھی جمہوریت کو فروغ دیں ۔ حکومت مہنگائی اور امن وامان کی صورتحال بہتر بنانے کیلئے مزید اقدامات کرے۔

پنجاب پولیس میں اصلاحات وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے پولیس اصلاحات کیلئے ایک بڑے پروگرام کی منظوری دی ہے اس پروگرام میں صوبے کے تمام شہروں میں ایف آئی آر کی لازمی رجسٹریشن کو یقینی بنانے کیلئے خصوصی مراکز کے قیام، کانسٹیبل سے لے کر انسپکٹر تک 10 ہزار سے زائد اہلکاروں کی اضافی بھرتی ،صوبے کے تمام تھانوں کی تعمیر نو ، پولیس اہلکاروں کی ڈبل شفٹ اور کارکردگی کے تقاضے نہ پورا کرنے والے اہلکاروں کے خلاف تادیبی کارروائی جیسے اقدامات شامل ہیں ۔ سٹی ڈسٹرکٹ کا درجہ پانے والے ہر ٹاؤن میں ایک ایس پی تعینات ہوگا۔ ایس پیز کی تعداد 8 سے بڑھا کر 23 ہو جائے گی۔

پنجاب بھر میں بجلی کا طویل بریک ڈاؤن

صوبائی دارالحکومت سمیت پنجاب کے مختلف شہروں قصبات اور سینکڑوں دیہات میں شدید گرمی کے دوران بجلی کے طویل بریک ڈاؤن نے شہریوں کو بے حال کر دیا۔ ربوہ میں بھی بجلی کی بار بار لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے شہری پریشان رہے۔ بجلی کی بندش کے باعث پانی کی سپلائی میں بھی بہت دقت کا سامنا رہا۔

مشرف اور ابی زید ملاقات امریکی مرکزی کمانڈ کے سربراہ جنرل جان ابی زید نے صدر جنرل پرویز مشرف سے ملاقات کی اور ان سے پاک امریکہ دفاعی وفوجی تعلقات سمیت اہم علاقائی وعالمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔

عراق میں 26 افراد ہلاک عراق کے دارالحکومت بغداد اور دیگر شہروں میں خودکش حملوں اور دھماکوں میں دو امریکیوں سمیت 26 افراد ہلاک ہو گئے۔

یورینیم کی افزودگی۔ ایران نے کہا ہے کہ یورینیم کی افزودگی روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ایٹمی معاملے کا نیا حل تلاش کیا جائے۔ جوہری مسئلے پر امریکہ سے مذاکرات کی ضرورت نہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6/مئی

طلوع فجر	3:45
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:54